الیاس برنی

معروضہ

الحاج محمد الیاس برنی
چشتی قادری فاروقی
سابق پروفیسر جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن

حصہ اوّل

مطبوعۂ اعظم اسٹیم پریس حیدرآباد دکن

بار اول

قیمت ۸ر

گزارش

یوں تو یہ ناچیز اردو شاعروں کا قدیم خادم ہے چنانچہ سلسلۂ منتخبات نظم اردو کے نام سے شاعری کا انتخاب مضمون وار ترتیب دے کر بارہ (۱۲) جلدوں میں شائع کیا جو بفضلہ ملک میں بہت مقبول ہوا۔ مزید جلدیں بھی شائع کرنی چاہیں۔ مگر عدیم الفرصتی میں کلام کافی فراہم نہ ہوسکا۔ معذوری رہی۔ شاید آئندہ کچھ موقع ملے۔ مزید براں تحفۂ محمدی کے نام سے نعتیہ کلام کا بھی انتخاب چار (۴) حصوں میں شائع کیا۔ اور خدا کے فضل سے اس کو بھی ملت میں خوب مقبولیت حاصل ہے۔

سخنوری اور سخن شناسی۔ شاعری کے دو شعبے ہیں۔ یکجا ہوں تو کیا کہنا۔ لیکن ان کا اجتماع لازم

نہیں۔ بلکہ یہ جدا بھی رہتے ہیں۔ خود شعر نہیں کہہ سکتے۔
لیکن دوسروں کے کلام کی خوب داد دے سکتے ہیں۔
دیگر فنون لطیفہ مثلاً موسیقی میں۔ مصوری میں بھی یہ
تفریق مسلم ہے۔

اس ناچیز کو سخن شناسی کا دعوےٰ تو نہیں البتہ
اس کا انتخاب مقبول بہت ہوا۔ رہی سخنوری۔ سو یہ ناچیز
ان باکمالوں میں نہیں جن کی طبّاعی معروف و مسلم ہے ؎

من ندانم فاعلاتُ فاعلات
شعر میگویم بہ از آبِ حیات

بریں ہم۔ ع۔ جمالِ ہم نشیں درمن اثر کرد۔ شاید
کلام انتخاب کرتے کرتے کلام کی تحریک پیدا ہوئی۔ گرچہ
طبعی احساس تو لڑکپن سے موجود تھا۔ بہرحال نتیجہ یکہ
اس معروضہ میں کچھ کلام خام پیش ہے۔ کلام میں بیشتر
معنیٰ مقدم رہے۔ الفاظ کی پوری رعایت نہ ہو سکی۔
مثلاً ایک ہی نظم میں کئی کئی قافئے آگئے۔ بنابراں شاعری
کے جو فنی لوازم ہیں۔ بالخصوص بحر۔ قافیہ۔ ردیف۔
مطلع۔ مقطعہ۔ ان اعتبارات سے ضرور کچھ نہ کچھ نقص

نکلیں گے۔ چنانچہ اعتراف تقصیر بلا عذر پیش ہے۔
سرقہ سے تو خدا بچائے۔ البتہ بعض نظموں میں بعض شاعروں کے مصرعے مل گئے ہیں۔ بلکہ سچ پوچھئے تو وہی مصرعے ان نظموں کے محرک ہوئے ہیں۔ چنانچہ ان پر علامت ("—") بنادی گئی۔ لیکن یہ صورت صرف چند نظموں سے متعلق ہے۔ بعض نظموں میں تو اعتراف شریک ہوگیا ہے۔ اور بعض مصرعوں کے شاعر معلوم نہ ہوسکے۔ صرف مصرعے مشہور یاد رہ گئے۔ پس عام اعتراف یہاں پیش ہے۔ اور جملہ متعلقہ شاعروں کا شکریہ واجب ہے۔

اس سلسلے میں ایک عرض ضرور ہے۔ وہ یہ کہ جو شعر یوں سرسری طور سے بحر میں نہ جمیں۔ اگر ان کو ہندی کے مناسب طرز میں ادا کیا جائے تو رواں ہوکر وہ بخوبی بحر میں بیٹھ جائیں گے۔ اور اکثر بحروں میں ہندی شاعری کی طرزیں زیادہ داخل ہیں چنانچہ بعض احباب نے بالمشافہ بحر کا نقص ظاہر فرمایا تو طرز سن کر مطمئن ہوگئے۔ پھر بھی ممکن ہے۔ کسی کسی

شعر میں بحر کا نقص باقی رہ جائے۔ لیکن اس کا احتمال کم ہے۔
ہمت یوں بھی بندھی کہ علیگڈھ کالج کی طالبعلمی میں امتحانات کے تعلق سے الہ آباد جانا ہوتا تو حضرت اکبر (علیہ الرحمۃ) کی خدمت میں بھی حاضری ہوتی شعر شاعری کا تذکرہ رہتا۔ چنانچہ اس زمانہ کی کچھ تک بندی یوں ہی حضرت کے ملاحظہ میں پیش کی تو ازراہِ شفقت حضرت نے لکھا کہ اشعار آپ کے خوب ہیں۔ چونکہ آپ کو مشق شعر نہیں ہے اس لیے قواعد عروض کے مطابق نہیں ہیں لیکن آپ کی شان اس سے بالاتر ہے کہ آپ اس کی پروا کریں۔ اگر توجہ ہوگی تو کیا بات ہے۔ مگر ضرور ہی کیا ہے .... مسرت اس بات کی ہوئی کہ آپ باطنی ترقی کی راہ میں ہیں۔ ع۔

ستارۂ بدرخشید و ماہِ مجلس شد

خامی کے باوجود کلام پیش کرنے کی صرف ایک ہی وجہ ہے کہ یہ کلام بیشتر اپنے دل کا ترجمان

ہے۔ اپنے واردات کی یادداشت ہے۔ صرف چند نظمیں
ہیں جو خیالی ہیں۔ خامی کا حساب یہ کہ فنی قواعد سے جو
شعر درست نکلیں وہ شعر شمار ہوں اور باقی جو ناقص معلوم
ہوں وہ نظم کے بجائے نثر سمجھے جائیں۔ تو پھر شاعری پر
کوئی بار نہیں پڑتا اور اپنے دل کی بھی بات رہ جاتی ہے۔

شروع میں متفرق (۵۵) نظمیں (۵) حصوں میں
شائع ہوئیں۔ پہلے دو حصوں میں دو مقدمے بھی شریک
تھے۔ بعد کے حصوں میں مقدمے بنظر اختصار ترک کردیے
گئے۔ اب معروضہ میں جملہ (۹۰) نظمیں بترتیب جدید
یکجا شائع کی جاتی ہیں۔ اور سابق کے دو مقدمے بھی
شروع میں شریک ہیں۔ صرف تھوڑا کلام بچا ہے۔
گرچہ عدیم الفرصتی میں توقع کم ہے۔ تاہم کچھ مزید کلام
میسر ہوا تو آئندہ شائع ہوگا۔ فی الحال۔ ع۔

ورقے چند تحفۂ درویش

ع۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف۔ والسلام

خادم الشعراء
الیاس برنی

بیت اسلام سیف آباد
حیدرآباد دکن
شوال المکرم ۱۳۶۲ھ

فہرست کلام

مقدمہ اول و دوم

(الف) معرفت

(۱۲) پہنچا ہوں میں یہاں تک پھرتا ہوا کہاں سے
(۱۳) آئی تھی یاں کس کام کو۔ میں بھول گئی نا........
(۱۴) آس کا سارا کھیل رہے بابا۔ آس کا سارا کھیل

(ب) نعت

(۱۵) شانِ ابرو مدِ بسم اللہ سے ملتی ہوئی......
(۱۶) جب حُبّ محمدؐ نے رحمت کی بِنا ڈالی........
(۱۷) کہنے کو تو دنیا میں وہ اب آئے ہوئے ہیں....
(۱۸) سوئے عرش بھی جو کوئی گیا..................
(۱۹) تمھاری شانِ نبوّت کسی کو کیا معلوم.......
(۲۰) نیناں رسیلے گیان بھرے....................
(۲۱) مثلُنا ہو تو کیا۔ میں پہچان گئی نا..........
(۲۲) عین ہو کر غیر رہنا کوئی تم سے سیکھ جائے
(۲۳) ہے نامِ محمدؐ کیا رحمت کی فراوانی.........
(۲۴) نبیوں میں محمدؐ کا قرآن نرالا ہے..........
(۲۵) قرآن میں کیا کچھ علم نہیں۔ اس علم کے عالم تم ہی تو ہو
(۲۶) ساقئ کوثر کا پایا جو کوئی میخانہ تھا..........
(۲۷) کتنے ہی نبی۔ کتنے ہی رسل..................

(۲۸) بزمِ محبوب میں دیدار مبارک باشد..........
(۲۹) ابھی ہم نے دل بھر کے دیکھا نہیں ہے...
(۳۰) عالم جو اپنے دل پر چھایا تری گلی میں.........
(۳۱) سورج تو روز ہی حاضر ہے۔ پر دن کی کثرت کیا کہیے
(۳۲) پھرتا ہوں کہیں۔ ملتا ہوں کہیں۔ پر دل تو مدینے رہتا ہے
(۳۳) رہتا تھا دل یہیں کہیں۔ جاتا ہے اب وہیں وہیں
(۳۴) پل میں اِدھر اور پل میں اُدھر۔ دل تو کیا بس پارا ہے
(۳۵) وہ تو رہتے ہیں دل میں جیسے مکیں..........
(۳۶) نبیوں میں نبی مکّی مدنی وہ صدرِ رسالت آوت ہے
(۳۷) نبی جی صورتیا دکھائے بنے گی..............
(۳۸) چشمِ رحمت کا اگر ایک اشارا ہو جائے......
(۳۹) تم حجّتِ حق، ہو جانِ جہاں..............
(۴۰) رحمت جو عالمیں میں بنے آشکار ہے.....
(۴۱) ہے شانِ محمدؐ سمجھانے کے قابل..........
(۴۲) جب دل کو درد ہی لازم ہے۔ تو دردِ محبت بہتر ہے
(۴۳) دے حُبِّ اللہ حبِّ نبی..................
(۴۴) سارے نبیوں کے حاصل ہمارے نبیؐ........

(ج) منقبت

(د) فطرت

(۷۷) آہیں نہ بھریں۔ آنسو نہ بہے۔ جب تیرا کسی نے نام لیا
(۷۸) دل بھر بھر کے آتا ہے۔ معلوم نہیں کیوں ......
(۷۹) یہ کیا ہے بھلا کچھ پتہ نہ چلا ....
(۸۰) خالق سے لگا مخلوق تلک وسواس کی وسعت کیا کہیے
(۸۱) عشق کا فن ہے سب سے دقیق آتے ہی آتے آئیگا
(۸۲) جو وسوسہ دل دھڑکاتا ہے۔ خدا کرے وہ باطل ہو
(۸۳) تذبذب بھی کیا آفت ہے ....
(۸۴) مایوسی کی تلخی کیا کہیئے ....
(۸۵) دل اونٹے ہے۔ خوں کھولے ہے ....
(۸۶) صورت بھولی۔ سیرت بھولی۔ بھولے پن کا کیا کہنا۔
(۸۷) لڑکپن کی الہڑ کیا کہنا ....
(۸۸) اڑنے والے پھول ہیں یا ہیں رنگیلی تتلیاں ....
(۸۹) کیا دھوپ ہے۔ کیا سایا ہے۔ اللہ ہی اللہ۔
(۹۰) شاعری کا شوق۔

مقدمۂ اوّل

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰہ - رَسُوْلُ اللّٰہ - اَوْلِیَاءُ اللّٰہ - یہ مقامات ہیں جن میں قلب مومن کو عروج عطا ہوتا ہے - لیکن دل کو کیا کہئے - زمین و آسمان کا فرق رہتا ہے - کسی دل میں بُعد ہی بُعد - کسی دل میں قُرب ہی قُرب - اور کسی دل میں بُعد کا بُعد اور قُرب کا قُرب - فی الجملہ دل جامع الاضداد کم ملتا ہے - کہنے کو ضدّین ہیں - لیکن دیکھو تو جمع اور فرق حقیقت میں بین بین ہیں - هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○

(پ۲۷ ع ۱۷)

دل کو جمع اور فرق کی تمیز حاصل ہو تو کیا کہنا -

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ۝ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ۝ (پ۲۷ ع ۱۱) التباس کا احتمال نہیں رہتا۔
چنانچہ حضرت پیرو مرشد شاہ کمال الدین علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

عینیت سے مست ہوں اور غیریت سے ہوشیار
دمبدم یہ میکشی یہ پارسائی بس مجھے

پھر اس مقام کے احوال بھی عجیب ہیں۔ عروج و نزول کا دور بندھا رہتا ہے۔ اور یہی جامعیت انسان کا کمال ہے
چنانچہ حضرت سعدی علیہ الرحمۃ حضرت یعقوب علیہ السلام کی زبانی فرماتے ہیں ؎

بگفت احوالِ ما برقِ جہان ست
دمے پیدا و دیگر دم نہان ست
گہے بر طارم چارم نشینم
گہے بر پشتِ پائے خود نہ بینم

علیٰ ہذا حضرت شاہ کمال الدین علیہ الرحمۃ نے بھی عروج و نزول کو خوب واضح فرمایا ہے ؎

ما ہیچ نہ ئیم جملہ مائیم گاہے نہ ئیم و گہہ ہمائیم

قرآن کریم نے جو انسانیت کا یہ کمال بدرجۂ اتم بیان فرمایا ہے۔ عروج و نزول کا ربط اور محل نہ سمجھنے سے ناواقف مغالطوں میں پھنستے ہیں تو افراط و تفریط میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ قرآن کریم کے ساتھ ایمان کی یہ نوبت پہنچتی ہے کہ گویا اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَ تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ (پ۱ ع۱۰)

قرآن کریم کے کلام اللہ ہونے کی ایک بڑی دلیل قرآن میں یہ بیان ہوئی ہے کہ اس میں کہیں کوئی اختلاف نہیں چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَ لَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ۝ (پ۵ ع۸) لیکن اگر اس دلیل کے باوجود کسی کو قرآن کریم میں اختلافات نظر آئیں کہ مختلف اعتبارات اس کے نزدیک تطبیق نہ پائیں۔ بلکہ متعارض ہو جائیں۔ تو ظاہر ہے کہ یہ اس کی فہم اور اس کے علم کا قصور ہے۔ ورنہ قرآن کریم اپنے دعوے میں سچا ہے کہ اس میں کہیں کوئی اختلاف نہیں۔ گویا اس کے علوم و معارف مترابط ہیں۔ البتہ علوم کے مدارج لا انتہا ہیں۔ و رزق مدارج

کو اختلاف سمجھنا جہل ہے۔ اسی لیے ہدایت ہے۔ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ط وَ فَوْقَ كُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ ○ (پ۱۳ ع ۳) اور دعا کی تاکید ہے۔ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ○ (پ۱۶ ع ۱۵) بلکہ حقایق میں اور بھی تاکید ہے مثلاً اَلرَّحْمٰنُ فَسْئَلْ بِهٖ خَبِیْرًا ○ (پ۱۹ ع ۳) یعنی اسم رحمٰن میں جو حقائق بھرے ہوئے ہیں وہ کسی جاننے والے سے پوچھو۔ چنانچہ یہ اسم باقی دو اسم اللہ اور رحیم کے درمیان برزخ ہے۔ کہ اللہ تو اللہ ہے لیکن رحیم اپنے مرتبے میں اس کا رسول بھی ہے اور رحمٰن بصفت رحمت ہر دو جانب متصل۔ یہی تینوں اسم ربوبیت کے حامل ہیں اسی سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کی جامعیت کا اندازہ ہو سکتا ہے کہ کائنات اس میں سمٹی ہے۔ لیکن یہ اعتبارات مرتبۂ ظہور کے ہیں۔ ورنہ خلاصہ یہ کہ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ○ (پ۱۶ ع ۱۰)

خلاصہ یہ کہ عبدیت میں دیکھو تو معلوم کے سوا کچھ بھی نہیں۔ حضرت مولانا عبدالقدیر صدیقی حسرت مدظلہ

فرماتے ہیں اور کیا خوب فرماتے ہیں ؎

اے ذات تو مجمع الکمالات
میں بھی ہوں کمالِ بے کمالی

لیکن امانت میں دیکھو تو سب کچھ موجود پھر خلافت کا کیا کہنا کہ اس کے حق میں ملائکہ پر سجدہ واجب ہوا تب ہی تو انسان کے سوا کائنات امانت کی برداشت سے معذور رہی۔ اور لطف یہ کہ خود عبدیت ہی امانت کی حامل ہے۔ خلافت اسی کی شان ہے۔ اس لیے عبدیت بہرصورت مقدم ہے۔ اور عبدیت حضرت خاتم النبیین کا خاص الخاص مقام ہے عبدہٗ و رسولہٗ۔

پھر رسالت کی شان دیکھیے ؎

ادھر مخلوق میں شامل اُدھر اللہ سے واصل
خواص اس برزخ کبریٰ میں ہے حرف مشدّد کا

مخلوق میں یوں شامل کہ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○ (پ ۱۱ ع ۵) اور اللہ سے یوں واصل کہ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ

اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ۝ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ۝ (پ ۲۲ ع ۳) فضل اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتا ہے کہ ہم کو۔ ع

ملے ہیں خدا سے ملا دینے والے

اور وہ کیسے ہیں۔ خاتم النبیین۔ رسول کریم رحمۃ للعالمین بالمؤمنین رؤف رحیم۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

یوں چاہیں تو کیا کچھ مشاہدہ نہیں کراتے۔ اور مشاہدہ بھی شک و ظن سے پاک کہ ایقان تو ہ تبہ حاصل ہو۔ وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ۝ (پ ۷ ع ۱۵) لیکن عبدیت میں محبوبیت کی اور ہی شان ہے۔ عجب سیر ہے۔ عجب ساتھ ہے۔ سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ

مِنْ اٰیٰتِنَاؕ (پ۱۵ ع۱) ۔ پھر قرب کو کیا کہئے ۔ مقام جمع کو اللہ جانے ۔ مقام فرق میں یہ عالم ہے ۔ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰیۙ فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰىۚ (پ۲۷ ع ۵) قرآن کے علوم کی کیا حد ہے ۔ پھر جو کتاب و حکمت کا معلّم بنکر آیا ہو ۔ اس کی علمیت کا کیا کہنا ۔ پھر بھی اللہ اور اس کے عبد کے درمیان کیا راز ہے جو بیان سے بالا ہے اس کی تاب کون لاسکتا ہے ۔ ایما سمجھنے کا بھی حوصلہ کم ہے ۔ فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰىؕ (پ۲۷ ع ۵) بصر کا یہ کمال ہے تو بصیرت کا کیا کہنا ۔ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ۝ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ۝ (پ۲۷ ع ۵)

مگر واہ ری عبدیت اپنے مقام سے سرمو تجاوز نہیں کیسی عبادت ۔ کیسی معرفت ۔ پھر ربوبیت کی کیا تعظیم ہے کیا تعلیم ہے ۔ قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ یُوْحٰۤى اِلَیَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ (پ۱۶ ع ۳) عبدیت کا مقام یہ کہ ۔ وَمَاۤ اَدْرِیْ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِكُمْؕ (پ۲۶ ع ۱) اللہ اکبر ، خلق اس کا نام ہے ۔ وَاِنَّكَ

لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ○ (پ۲۹ ع ۳) رب کی طرف سے بھی کیا انعام ہے۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ○ (پ۱۵ ع ۹) محمد جو حمد کا مظہر ہے۔ مقام محمودہ پر متقیم ہے۔ اور حمد میں بھی عجب جھلک نظر آتی ہے۔ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ○ (پ۳۰ ع ۱۹) نوبت یہ کہ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○ (پ۲۲ ع ۴)۔

لیسے ہیں محبوب۔ امر حق یہ ہے صَلُّوْا علیہ
یاد اُن کی بھی ہے ذِکْرُ اللہ سے ملتی ہوئی

سبحان اللہ وبحمدہ

یہ معروضہ اپنے مقام پر مقبول ہوجائے تو زہے قسمت
رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ؕ

بیت السلام
حیدرآباد دکن
۱۵ رجب ۱۳۶۵ھ

الیاس برنی

مُقدّمہ دوّم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شَہِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ○ (پ۳ ع ۱۰) توحید کے تحت حکمت کا ظہور ہوتا ہے۔ اور ظہور میں انسان بہت جامع ظہور ہے۔ کہ اس کے عروج و نزول میں بہت وسعت ہے۔ انسانیت کا انتہائی عروج نبوت ہے۔ اور نبوت کا کمال رسالت، عبدیت۔ امانت۔ خلافت۔ اس عروج کے تمام ہیں۔ جو لازم و ملزوم کی حیثیت رکھتے ہیں۔ قرآن کریم میں علم کے کثیر مدارج بہ ترتیب فوقیت جمع ہیں۔ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَفَوْقَ کُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ ○ (پ۱۳ ع ۳) علم کے اعلیٰ ترمدارج حق و صدق سے تعبیر کئے جاتے ہیں اور جو مؤمنین ان مدارج پر فائز ہوں وہ صدیقین و مقربین کہلاتے ہیں۔ حق و صدق کی شرح حکمت ہے

اور وہ خیر کثیر مانی جاتی ہے۔ یُؤْتِی الْحِکْمَۃَ مَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَۃَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا (پ۳ ع ۵) گویا یہ نبوت کی بصیرت ہے جس کی عطا قرآن میں شرح صدر سے تعبیر کی جاتی ہے۔ اور شرح صدر تمامتر اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ ربوبیت میں مقام نور تک یافت حاصل ہو۔ اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ ○ (پ۳۰ ع ۱۹) اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ پ۲۳ ع ۱۷ وحی۔ علم لدنی۔ معراج۔ معجزہ۔ دعا۔ استغفار۔ شفاعت۔ صلوٰۃ وسلام۔ ایسے جملہ تعلقات بھی نبوت کی تفصیل ہیں۔ جو علی قدر مراتب امت میں بطور فیضان تقسیم ہوتے ہیں۔ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○ (پ۳ ع ۱۲) جس نبی کی اتباع میں اس درجے محبوبیت حاصل ہو۔ خود اس نبی کی محبوبیت کا کیا عالم ہوگا قرآن میں اس کی تفصیل قابل دید ہے۔ سبحان اللہ وبحمدہٖ

یہ بھی کیا اتفاق ہے کہ حق و صدق تو تصوف اور صدیقین و مقربین۔ صوفی کہلانے لگے۔ حتیٰ کہ اچھے اچھے تصوف اور صوفی کی سند قرآن و حدیث میں تلاش کرنے لگے

اور بزرگوں کے اقوال پیش کرنے لگے۔ گویا کہ شاید تصوف دین میں کوئی اضافہ مابعد ہے جو سند و ثبوت کا محتاج ہے نتیجہ یہ کہ اس اضافہ کے تصور نے ایک طرف معترفین و معتقدین کو افراط میں آزاد چھوڑ دیا۔ تو دوسری طرف معترضین و مخالفین بطور احتیاط تفریط میں مقید ہو گئے۔ اور ہر دو فریق کا معاملہ قرآن کے ساتھ اوچھا پڑنے لگا۔ گویا ان پر تنبیہ عاید ہونے لگی کہ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْکِتٰبِ وَتَکْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ (پ۱ ع۱) حالانکہ قرآن میں جہاں حسب حال عیسائی رہبانوں کی خرابی ظاہر کی گئی ہے وہاں اھل اللہ کی صحبت بلکہ فنائیت کے واسطے تاکید موجود ہے کہ اہل دنیا اُن سے غافل نہ ہوں۔ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ○ (پ۱۵ ع۱۶) رہے قاعدین اور مجاهدین سو ان کے مراتب بخوبی واضح ہیں۔ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ۭ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ

الْحُسْنٰی ؕ وَفَضَّلَ اللّٰہُ الْمُجٰھِدِیْنَ عَلَی الْقٰعِدِیْنَ اَجْرًا عَظِیْمًا ۙ دَرَجٰتٍ مِّنْہُ وَمَغْفِرَۃً وَّرَحْمَۃً ؕ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۧ (پ۵ ع ۱۰) پھر جہاں ایک جہاد ہے۔ وَجَاھِدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ (پ۱۰ ع ۱۴) وہاں اور بھی جہاد ہے۔ وَجَاھِدُوْا فِی اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ (پ۱۷ ع ۱۷) اور بشارت ہے۔ وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا ؕ وَاِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ ۧ (پ۲۱ ع ۳۲) گویا ایسے جہاد کا اجر معیت حق تعالیٰ کی یافت ہے۔ سبحان اللہ و بحمدہ۔

الحمد للہ صد یقین و مقربین جو قرآن میں اولیاء اللہ بھی کہلاتے ہیں۔ ان کے علم و عمل سے نبوت کے تحت حق و صدق کے انوار و برکات حکمت کی راہ امت میں پھیلتے رہے۔ اور اس درجے پھیلے کہ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ (پ۶ ع ۵) کی شان نظر آنے لگی۔ چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

حقیقت راکہ مستور از نظر بود
بما مشہود خاص و عام کردند

لیکن تعجب کیا۔ اپنے نبی کی شان تو دیکھیے۔ کہ اللہ تعالیٰ احسان

رکھتا ہے۔ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ (پ ۴ ع ۸) اور اس احسان کی مزید تشریح یہ ہے کہ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○ (پ ۱۱ ع ۵) اور پھر نبوت کی شان کسی کی سمجھ میں نہ آئے تو علانیہ فرمان یہ کہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (پ ۲۲ ع ۴) ؎

کیسے ہیں محبوب امر حق یہ ہے صلّوا علیہ
یاد انکی بھی ہے ذکر اللہ سے ملتی ہوئی

نبوت میں دو جہت رہتی ہیں ایک مثلیت دوسری فضیلت مثلیت کیا ہے۔ نزول تامہ الی الخلق فضیلت کیا ہے عروج تامہ الی الحق مثلیت میں مجانست قائم ہو کر تعلیم و تبلیغ کی صورت پیدا ہوتی ہے فضیلت میں ادب اتباع اور تعظیم و محبت سے عروج کی راہ ملتی ہے مشرک مثلیت فراموش کر دیتے ہیں فضیلت میں عبداللہ کو ابن اللہ بلکہ خود اللہ بنا دیتے ہیں مثلاً

(۱) وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُنِ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ (پ۱۰ ع ۱۱)۔
(۲) لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ (پ۶ ع ۱۴)
چنانچہ ہندوؤں کا عقیدہ اوتار شرک میں غلو کی انتہائی صورت ہے، اس کے برعکس کافر نبی کی فضیلت سے انکار کرتے ہیں اور مثلیت میں عبد اللہ کو محض اپنا جیسا قرار دیتے ہیں مثلاً
(۱) مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا (پ۱۲ ع ۳)
(۲) وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ (پ۱۹ ع ۱۴)
(۳) قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ۝ (پ۲۲ ع ۱۹)
(۴) مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ۝ وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝ (پ۱۸ ع ۱۳)
لیکن نبی تحت امر اپنے حق میں مثلیت اور فضیلت دونوں کا اعلان کرتے ہیں۔ البتہ مثلیت کا اعلان سادہ عام فہم رہتا ہے اور

فضیلت کا اعلان بلحاظ رفعت وجامعیت عالمانہ ہوتا ہے
اور یہ فرق ہر دو محل کے اقتضا کا جزو لاینفک ہے مثلاً
(۱) قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِنْ نَّحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَمَا كَانَ لَنَآ أَنْ نَّأْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ (پ۱۳ ع۱۴)
(۲) قُلْ إِنَّمَآ أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى إِلَيَّ أَنَّمَآ إِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ أَحَدًا ع (پ۱۶ ع۳)
الحاصل مثلیت تو صاف ظاہر ہے لیکن فضیلت کے جو اعتبارات ومضمرات ہیں وہ تمام قرآن شریف میں پھیلے ہوئے ہیں بلکہ تمام کائنات میں بکھرے ہوئے ہیں۔ جو مسلم ہیں وہ مثلیت وفضیلت دونوں پر ایمان لاتے ہیں۔ پھر بھی فرق رہتا ہے۔ صد یقین مثلیت کا اقرار کرکے فضیلت پر اصرار کرتے ہیں کہ وہ عروج کی صورت ہے۔ معرضین دبی زبان سے فضیلت کا اقرار کریا بھی تو مثلیت پر حد درجے اصرار کرتے ہیں۔ نتیجہ یہ کہ عروج سے غافل رہ کر نزول میں پھنس جاتے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ نبوت کے یہی

دو جہات مشرک و کافر میں اور صدیقین و معرضین میں فرق پیدا کرتے ہیں غور کیجیے تو مثلیت کے پہلو بہ پہلو فضیلت خلقت کی عام خصوصیت ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ وَ لَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّ اَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ○ (پ۱۵ ع ۲) حتیٰ کہ انبیا میں بھی ایک دوسرے کے مقابل فضیلت رہتی ہے۔ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰى بَعْضٍ وَّ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ○ (پ۱۵ ع ۶) رسول جو انبیا کی ممتاز جماعت ہے۔ ان کے باہم بھی فضیلت رہتی ہے تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ (پ۳ ع ۱) پس نبی یا رسول کو دوسروں کے مقابل کس درجے فضیلت حاصل رہیگی اور پھر جو رحمۃ للعٰلمین ہو خاتم النبیین ہو رسول کریم ہو بالمؤمنین رؤف رّحیم ہو جس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ صلوٰۃ بھیجتے ہوں۔ خلاصہ یہ کہ جو حامل قرآن ہو۔ اس کو دوسرں کے مقابل کس درجے فضیلت حاصل ہوگی اور اس فضیلت کے کیا کیا اعتبارات ہونگے۔ یہ مراتب قیاس سے باہر ہیں۔ چنانچہ قرآن میں توحید کے تحت اس فضیلت کی تفسیر قابل دید ہے حکمت میں

شرح صدر ہو تو ربوبیت کے نور سے عبدیت منکشف ہو جاتی ہے۔ عبدیت ربوبیت کے تابع رہتی ہے اور رسالت توحید کی تعلیم بنجاتی ہے۔ یہی توحید توحید ہے۔ جو شرک و کفر سے پاک ہے اور جو عبدہ و رسولہ کی اتباع و تعلیم سے حاصل ہوتی ہے۔ قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ (پ ۱۳ ع ٦) -

جب نبوت کے ذیل میں صدیقین کو فضیلت کا عروج نصیب ہوتا ہے۔ تو انتہائے عروج میں مثلیت توازن برقرار رکھتی ہے ورنہ خدانخواستہ توازن بگڑے تو شرک میں جا گریں۔ مثلیت کی سب سے اعلیٰ یہی حکمت ہے کہ مانع شرک ہے اور اللہ تعالیٰ مثلیت سے پاک ہے۔ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ○ (پ ۲۵ ع ۳) لیکن جب مبتدی اور متوسط مثلیت سے اکتائیں تو فضیلت پر توجہ لازم ہے کہ دل میں عروج کی تحریک پیدا ہو اور بقدر استعداد نبوت کی اعلیٰ سے اعلیٰ نعمتوں کا پتہ چلے۔ ایک جماعت کا مقام فضیلت رہتا ہی کہ اسکی بداہت ان پر مسلط رہتی ہے۔ بقدر ضرورت وہ مثلیت

کی طرف التفات کرتے ہیں۔ دوسری جماعت کا مقام مثلیت رہتا ہے کہ گویا اس سے بالاتر غالباً کوئی مقام نہیں۔ چنانچہ وہ فضیلت سے چکراتے ہیں۔ بدرجۂ مجبوری ایمانا مانیں بھی تو عدم علم کے سبب وسوسۂ شرک سے گھبراتے ہیں! ور اگر کوئی مثلیت و فضیلت دونوں کو اپنے اپنے محل پر علیٰ قدر مراتب ایک ساتھ ملحوظ رکھے تو سبحان اللہ۔ کیا کہنا۔ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ○ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ○ (پ۲۷ ع ۱۱)۔

چنانچہ قرآن کریم میں مثلیت و فضیلت۔ نبوت کے دونوں جہات کی تعلیم توحید کے تحت اس خوبی اور اس تفصیل سے درج ہے کہ اسکی نظیر تو درکنار اسکی جھلک بھی کسی دوسرے مذہب کی کتاب میں نظر نہیں آتی۔ یوں بعد کو یہ تعلیم قرآن سے مستعار لیگئی ہو تو دوسری بات ہی۔ مزید تشریح کی یہاں گنجائش نہیں کہ سلسلہ وار مختصر معروضے شایع کرنے مقصود ہیں پس اس دوسرے معروضے میں یہیں تک اکتفا کرتے ہیں توقع ہے کہ عنقریب تیسرے معروضے میں تحت قرآن عبدیت کے ساتھ مثلیت و فضیلت کی مزید تشریح ہو سکیگی۔ ماشاء اللہ۔ وما توفیقنا الا باللہ۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

بیت السلام
حیدر آباد دکن
رمضان المبارک ۶۵ھ

الیاس برنی

(۲) کیا کہئے

جو فہم سے بالا ہو ۔ سمجھانے کو کیا کہئے

جب دیکھیں حقیقت تو افسانے کو کیا کہئے

اَللّٰہ و رَسُوْلُ اللّٰہ ۔ ملنے کی ہے کیا صورت؟

بَرْنِیْ تو ہے دیوانہ ۔ دیوانے کو کیا کہئے

اِیْمَاں کے مراحل میں اِیْقَاں کی رفاقت ہو

گر عقل دے چکّر تو فرزانے کو کیا کہئے

سجدے ہیں مَلَائِکْ کے اور صَلِّ عَلٰی دائم

جس در پہ ہو یہ عالم ۔ کاشانے کو کیا کہئے

ساقی ہے کریمہ اپنا ۔ اور مانگنا کام اپنا

دینا ہے تو دے دل بھر ۔ پیمانے کو کیا کہئے

مخمورِ محبت ہیں ۔ انسان جو ہیں کامل
کامل بھی ہیں متوالے میخانے کو کیا کہیئے
اس عشق کی آتش سے بچتا ہے بھلا کوئی
جاں شمع پہ دیتا ہے ۔ پروانے کو کیا کہیئے
دل کھنچتا ہے سو جانب ۔ امید کے دھوکے میں
دھوکا ہے بہت نازک بتخانے کو کیا کہیئے
فانی کا بھی اک مصرعہ اس نظم میں شامل ہے
جب مان لیا احساں ۔ اپنانے کو کیا کہیئے

الیاس برنی

(۳) کون کرے

باطل کا شور و غوغا ہے - پھر حق کا چرچہ کون کرے
جب نفس کا سکہ جاری ہے تو دل کا صرفہ کون کرے

شیطان کی کارستانی ہے - خلقت کی تباہی ٹھانی ہے
یہ کام ہے مردِ مومن کا شیطان پہ زرغہ کون کرے

دل سے دل کو راہ رہے تو دل کی کشش کا راز کھلے
جب لطف و محبت غائب ہو تو ناز و عشوہ کون کرے

دل کی ہٹ ہے کیا البیلی - اب تو ہے بس اللہ بیلی
آنکھ لگائے بیٹھے ہیں کیا جانئے جلوہ کون کرے

حاضر ہوں تو حضوری میں جاں وار کے جھٹ قدموں پہ گر دوں
سجدہ ہو تو ایسا ہو - یوں نام کو سجدہ کون کرے

[illegible]نی کو جو پایا قدموں پہ حیرت سے میں منہ ڈھانپ لیا
پھر عشق نے کہا دیوانہ ہے - دیوانے سے پردہ کون کرے

اک نظم تھی حضرت بیدل کی جو جم کر دل میں بیٹھ گئی
اس پہ ہی یہ نظم بندی ہے - ورنہ سرقہ کون کرے

الیاس برنی

(۴) میں کیا جانوں

جب دل میں تم ہی تم رہتے ہو۔ تو غیر بھلا میں کیا جانوں

یوں غیر تمہارے لاکھ سہی۔ پر غیر بھلا میں کیا جانوں

تم اول۔ آخر۔ ظاہر۔ باطن۔ پھر بھی فرقِ مراتب میں

بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ سہی۔ پر غیر بھلا میں کیا جانوں

ہاں حکمت میں مامور بنوں تعمیل میں پھر کچھ عذر نہیں

یوں عَیْنِیَّت میں ہو غَیْرِیَّت۔ پر غیر بھلا میں کیا جانوں

یوں کہنا تو ہے آسان بہت۔ کہ غیر بھلا میں کیا جانوں

پر قول بہت ہی نازک ہے۔ کہ غیر بھلا میں کیا جانوں

بر فی کی مجال ہے عذر کرے کہ غیر بھلا میں کیا جانوں

ہاں اپنا بنا کے کہلا دیں کہ غیر بھلا میں کیا جانوں

الیاس برنیؔ

(۵) تم

تم ہی تم ہو۔ تم ہی تم ہو۔ تم ہی تم ہو۔ تم ہی تم ہو
پائیں گے کب تمھیں ایسے کہ تم ہی تم ہو

دل میں ہمارے راز بہت ہیں
ملو تو ملو ہم سے ایسے کہ تم ہی تم ہو
کیا کچھ نہ دیکھا۔ پر کچھ نہ دیکھا
دیکھیں تو دیکھیں تمھیں ایسے کہ تم ہی تم ہو
اوّل و آخر۔ ظاہر و باطن
کثرت ہٹا دو کچھ ایسے کہ تم ہی تم ہو
برنی غریب۔ ظلوماً جہولا
دل میں سماؤ کچھ ایسے کہ تم ہی تم ہو

الیاس برنی

(۶) تمہاری مرجی

پائے کیسے مقام - بن کے تورے غلام
پت راکھو نہ راکھو تمہاری مرجی
دُھن ہے وہ ہی دن رات - دم بہ دم تورا نام
پت راکھو نہ راکھو تمہاری مرجی
سعی بس اپنا کام - ہاتھ تورے انجام
پت راکھو نہ راکھو تمہاری مرجی
عدو کھائے گا مار - رَبُّنَا ذُوانْتِقَام
پت راکھو نہ راکھو تمہاری مرجی
بَرنی دُھنکے جہان - پاکے تورے احکام
پت راکھو نہ راکھو تمہاری مرجی

الیاس حسنی

(۷) اللہُ اکبر

رب کی رحیمی ۔ رب کی کریمی
پر غنی کی کبریائی ۔ اللہ اکبر

چاہا بنایا ۔ چاہا مٹایا
یہ رحمت یہ بے نیازی ۔ اللہ اکبر

نعمت ۔ امانت ۔ فضل خلافت
عبدیت کی بے کمالی ۔ اللہ اکبر

عبدہ ۔ تمھارا ۔ نبی الرحمۃ
قُل یٰعِبَادِی ۔ سرفرازی ۔ اللہ اکبر

برنی ۔ بیچارا ۔ خاک کف پا
قدموں میں کیا بن آئی ۔ اللہ اکبر

صل علیٰ محمد و بارک وسلم

الیاس برنی

(۸) راز

جو سب سے بڑا راز ہے۔ وہ سب سے عیاں ہے

بالا جو بیاں سے ہے۔ سب اس کا ہی بیاں ہے

جو پاس ہے۔ ڈھونڈیں ہیں اسے۔ دور سمجھ کر

اور پاس بھی سمجھیں ہیں تو بس وہم و گماں ہے

پھر۔ کیا حقیقت ہے معمّہ ہی معمّہ

ہر آنی بشہودِ نبیؐ ہر شان میں شاں ہے

صل علیٰ محمد وبارک وسلم

الیاس برنی

(۹) باتیں

آنکھوں میں بس رہے ہیں ۔ دل میں سما رہے ہیں
دل میں سما کے باتیں کیا کیا بتا رہے ہیں
سب کچھ وہی ہیں ۔ پھر بھی ۔ کچھ ان کے ماسوا ہیں؟
گر کچھ بھی ماسوا ہے ۔ بے بود پا رہے ہیں
بے بود تو ضرور ہے ۔ پھر بھی ہے کچھ ثبوت
ثابت جو علم میں ہیں ۔ سو معلوم آ رہے ہیں
معلوم میں عالِم سہی ۔ پھر بھی ہے بڑا فرق
معلوم میں جو بود ہے ۔ عالِم سے پا رہے ہیں
معلوم و علم و عالِم ۔ ہیں ایک بھی جدا بھی
ہیں عین و غیر برحق ۔ بَرنی ۔ دکھا رہے ہیں

الیاس برنی

(۱۰) معلوم نہیں کیا

معلوم جسے کہتے ہیں یہ معلوم نہیں کیا
عالِم کو تو ہے علم ۔ پہ معلوم نہیں کیا
عالِم کو جو معلوم ہے ۔ معلوم وہی ہے
ہم کو تو جو معلوم ہے ۔ معلوم نہیں کیا
خود ہم ہی ہیں معلوم ۔ تو معلوم کیا ہوگا
معلوم جو ہوتا ہے ۔ وہ معلوم نہیں کیا
معلوم بھی عالِم بنے ۔ ہے طرفہ تماشا
معلوم کو معلوم ہے ۔ معلوم نہیں کیا
برنی کو نہیں علم ۔ پر اتنا تو ہے معلوم
عالِم سے ملا علم ہے ۔ معلوم نہیں کیا

الیاس برنی

(۱۱) علم

عِلم کی حد معلوم نہیں ۔ علم میں علم سمایا ہے
علم ہی علم ہے ۔ علم ہو تو ۔ علم ہی ہر سو چھایا ہے
ہو جو نظر تو ۔ ذرّہ ذرّہ ۔ ہر سو علم کا مخزن ہے
مخزن بھی کیسا مخزن ۔ جو ڈھونڈا سو پایا ہے
علم کی قسمیں لاکھ سہی ۔ پھر بھی علم تو واحد ہے
علم سب ہی پر حاوی ہے ۔ علم کا عکس دکھایا ہے
علم تو سب مخلوق کو ہے ۔ علم کے درجے لامحدود
علم جو سب سے اعلیٰ ہے ۔ انساں ہی نے پایا ہے
علم کی عظمت کیا کہنا ۔ سطوت اس کی نافذ ہے
سِرّ خلافت جو کچھ ہے ۔ علم نے رتبہ پایا ہے
برنی کو کچھ علم نہیں ۔ ہے بھی تو بس اتنا ہے
علم جو ہے عالم کا ہے ۔ سب میں اس سے آیا ہے

الیاس برنی

(۱۲) انسان

پہنچا ہوں میں یہاں تک ۔ پھرتا ہوا کہاں سے
جاؤں گا میں وہاں تک آیا ہوں میں جہاں سے
یہ نمود و بود سب کچھ ۔ منزل ہے اک سفر کی
ہیں منزلیں بہت سی ۔ باہر ہے گماں سے
میں کون ہوں میں کیا ہوں میں کچھ نہیں ہوں ۔ پھر بھی
کیا کچھ نہ حکمراں ہوں ۔ اسی جسم ناتواں سے
ہے علم کی حکومت ۔ ہیں علم کے مراتب
میں ہی علم کا امیں ہوں ۔ ملی شان بے نشاں سے
انساں ہی سب سے عاجز ۔ انساں ہی سب پہ حاوی
برنی خلافت اس کو ملی خالقِ جہاں سے

الیاس برنی

(۱۳) میں بھول گئی نا

آئی تھی یاں کس کام کو۔ میں بھول گئی نا
کرنا تھا کیا۔ احکام کو میں بھول گئی نا
نکلی ہوں کدھر صبح سے۔ کچھ یاد نہیں ہے
پہنچوں گی کہاں شام کو۔ میں بھول گئی نا
کہتی ہوں کیا۔ کرتی ہوں کیا معلوم نہیں کچھ
حیران ہوں ۔ انجام کو میں بھول گئی نا
سنتی تھی۔ ہے انسان کا رتبہ بہت عالی
پر کیا ہوا ۔ اکرام کو میں بھول گئی نا
رحمت تھی فضیلت تھی امانت تھی خلافت
سب کچھ تھا۔ پر انعام کو مَیں بھول گئی نا
برنی کو تھی اک نام کی دھن یاد ہیں سب کی
پر کیا کروں ۔ اُس نام کو میں بھول گئی نا

صل وسلم علی محمد
صلی اللہ علیہ وسلم

الیاس برنی

(۱۴) سارا کھیل

آس کا سارا کھیل رے بابا۔ آس کا سارا کھیل
آس نہو تو یاس میں بابا۔ ناس ہو سارا کھیل
آس میں من آنندر ہے۔ اور من میں سارا کھیل
یاس سے جب من ٹوٹ گیا تو بکھرا سارا کھیل
ملنا جلنا۔ لڑنا بھڑنا۔ دوڑ جھپٹ۔ دن رین
ہلچل۔ چہل پہل لاکھ سہی۔ پر ہے تو سارا کھیل
کھیل ہی کھیل میں کام بھی کر لے۔ کام کی ہے یہ بات
بات ہے چھوٹی کام بڑا۔ اور کام میں سارا کھیل
کھیل میں کام ملا کر کرنا۔ ہر اک کا نہیں کام
برنی نے کام کی بات بتا دی۔ ورنہ سارا کھیل

الیاس برنی

۱۵ ملتی ہُوئی

شانِ ابرو مدِّ بِسمِ اللہ سے ملتی ہوئی
اُن کی صورت صاف وَجہُ اللہ سی ملتی ہوئی
خُلق اُن کا خلق ہے کونین میں خُلقِ عظیم
اُن کی سیرت ہے کِتابُ اللہ سے ملتی ہوئی
خلق کے حق میں سراسر رَحمَۃً لِلعٰلمیں
شانِ رحمت ہے رَسُولُ اللہ سے ملتی ہوئی
کیا کَرِیم و کیا حَرِیص و کیا رَؤُف و کیا رَحِیم
اُنکی شفقت بھی ہے فَضلُ اللہ سے ملتی ہوئی
کیسے ہیں محبوب - امرِ حق یہ ہے صَلُّوا عَلَیہِ
یاد اُن کی بھی ہے ذِکرُ اللہ سے ملتی ہوئی
غُلغُلہ کیسا رَفَعنَا لَکَ ذِکرَکَ سے ہوا
شہرت اُنکی بھی ہے حَمدُ اللہ سے ملتی ہوئی

کیسے ہیں سیاح۔ سُبحانَ الَّذِی اَسریٰ تو دیکھ
سیر اُن کی بھی۔ ہے سَیرُ اللہ سے ملتی ہوئی

چشمِ حق بیں کیا ہے۔ مَا زَاغَ البَصَرُ وَمَا طغیٰ
دید اُن کی بھی۔ ہے عِلمُ اللہ سے ملتی ہوئی

کیا تقرب کیا اطاعت ۔ مَا رَمَیتَ اِذْ رَمَیت
اُنکی جنبش بھی۔ ہے فِعلُ اللہ سے ملتی ہوئی

کیسے حاکم۔ قَدْ اَطَاعَ اللہَ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُول
اُن کی مرضی ہے رَضاءُ اللہ سے ملتی ہوئی

جنکی شاں۔ قُلْ یَا عِبَادِیْ اُنکا ہے الیاس عبد
اُسکی نسبت بھی ہے عَبدُ اللہ سے ملتی ہوئی

صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ

الیاس برنی

اشارہ :۔ چاہیں تو ہر شعر کے بعد پڑھیں۔ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم

(۱۶) حُبّ محمدؐ

جب حُبِّ محمدؐ نے رحمت کی بِنا ڈالی
تو رَبِّ محمدؐ نے کونین بَنا ڈالی

صلوات وسلام اُن پر انعام تمام اُن پر
افضالِ الٰہی کی آتی ہے لگی ڈالی

جب گلشنِ عرفاں میں زوروں پہ بہار آئی
فیضانِ نبی ہر سو پھولوں سے لدی ڈالی

سُبحٰن تو سبحاں ہے پر عبد بھی مہماں ہے
لے ساتھ اُنھیں شب میں کُل سیر کرا ڈالی

برنی تو ہے دیوانہ۔ قابو نہیں اُلفت میں
جو بات سُنی اُن سے وہ سب کو سُنا ڈالی

صلی اللہ علیہ وسلم

الیاس برنی

(۱۷) آئے ہوئے ہیں

کہنے کو تو دنیا میں وہ اب آئے ہوئے ہیں
کونین پہ کب سے وہ مگر چھائے ہوئے ہیں

علم اُنکی حقیقت ہے توحید ان کی شریعت
سمجھانے کو قرآن مبیں لائے ہوئے ہیں

رحمٰن کی رحمت ہیں۔ رحیم عبد رحیم ہیں
پھر عبد کی یہ آن کہ شرمائے ہوئے ہیں

واللیل کی تفسیر ہیں والقمر کے پہلو
گیسو جو کسی دوش پہ بل کھائے ہوئے ہیں

مہلت ہے قلیل ان کو مگر سخت ہے عقبیٰ
کفار جو دنیا پہ ستم ڈھائے ہوئے ہیں

حق شرط ہے۔ حق غالب و محفوظ ہے آخر
جو فہم سے محروم ہیں گھبرائے ہوئے ہیں

الیاس غلام اُن کا۔ مجالِ سخن اِس کو
جو کچھ بھی ہیں ارشاد وہ فرمائے ہوئے ہیں

صلی اللہ علیہ وسلم الیاس برنی

(۱۸) صلی اللہ علیہ وسلم

سوئے عرش بھی جو کوئی گیا تو سُنی وہاں بھی یہی صدا
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدْ
صلی اللہ علیہ وسلم

جو فرشتوں سے کوئی جا ملا تو وہاں بھی وِرد تھا برملا
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدْ
صلی اللہ علیہ وسلم

جن و انس ایماں جو لا چکے تو انھیں بھی حکم یہی ملا
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدْ
صلی اللہ علیہ وسلم

برنی کا تو یہی کام ہے کہ غلام عرض کرے سدا
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدْ
صلی اللہ علیہ وسلم

الیاس برنی

(۱۹) کیا معلوم

تمہاری شانِ نبوّت کسی کو کیا معلوم
حیات و علم کا مظہر کسی کو کیا معلوم

تمہارے تن کی حقیقت کسی کو کیا معلوم
جو نور اس میں بھرا ہے کسی کو کیا معلوم

تمہارے فیض کا عالم کسی کو کیا معلوم
کہ بحرِ رحمتِ حق ہو کسی کو کیا معلوم

تمہاری شفقت و رافت کسی کو کیا معلوم
رحیم کون بنا ہے کسی کو کیا معلوم

تمہاری نسبتِ اعظم کسی کو کیا معلوم
کہ عبد ہو کے ولی ہو کسی کو کیا معلوم

تمہاری ذرہ نوازی کسی کو کیا معلوم
کہ مہر اس سے خجل ہو کسی کو کیا معلوم

تمہارا خادمِ ادنیٰ کسی کو کیا معلوم
جو فضل اس پہ ہوا ہے کسی کو کیا معلوم

صَلَّی اللہ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ — الیاس برنی

(۲۰) نیناں رسیلے

نیناں رسیلے گیان بھرے
اک نظر ہی میں یہ قلبوں پہ جِلا دیتے ہیں
اک نظر ہی میں یہ مُردوں کو جِلا دیتے ہیں
قربانِ نگاہِ تو شوم باز نگاہے
اک نظر ہی میں یہ باطل کو مٹا دیتے ہیں
اک نظر ہی میں یہ حق دل میں بٹھا دیتے ہیں
قربانِ نگاہِ تو شوم باز نگاہے
اک نظر ہی میں یہ خلقت کو بھلا دیتے ہیں
اک نظر ہی میں یہ خالق سے ملا دیتے ہیں
قربانِ نگاہِ تو شوم باز نگاہے
اک نظر ہی میں یہ خود ہم کو چھپا دیتے ہیں
اک نظر ہی میں یہ عالَم کو دکھا دیتے ہیں
قربانِ نگاہِ تو شوم باز نگاہے

اک نظر ہی میں یہ کونین کو پا لیتے ہیں
اک نظر ہی میں یہ خود عرش کو جا لیتے ہیں
قربانِ نگاہِ تو شوم باز نگا ہے

اک نظر ہی میں یہ رحمت کو لبھا لیتے ہیں
اک نظر ہی میں یہ سب کام بنا لیتے ہیں
قربانِ نگاہِ تو شوم باز نگا ہے

اک نظر ہی میں یہ عرفان پلا دیتے ہیں
اک نظر ہی میں یہ الیاس بنا دیتے ہیں
قربانِ نگاہِ تو شوم باز نگا ہے
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ

الیاس ستّی

(۲۱) جان گئی نا

مِثلُنَا ہوں تو کیا۔ میں پہچان گئی نا
کوئی جانے نہ جانے میں جان گئی نا

کالی کملی میں دیکھا رؤف و رحیم
لاکھ انجاں بنے تو کیا۔ جان گئی نا

عبد پہنچا کہاں رات سُبحٰن کے ساتھ
حُب کی راہ و منزل۔ کیا جان گئی نا

دل لگانا بھی کیا کچھ ہنسی کھیل ہے
رہِ الفت میں کتنوں کی جان گئی نا

دم جو بھرتا تھا بر نبی شہِ دین کا
جان اس کی نبیؐ پہ قربان گئی نا
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ

الیاس سنی

(۲۲) کوئی تم سے سیکھ جائے

عین ہو کر غیر رہنا کوئی تم سے سیکھ جائے
جان کر انجان رہنا کوئی تم سے سیکھ جائے

حمد ہو۔ اللہ ہو۔ اللہ کی شان احد
(م) کو پردے میں رکھنا کوئی تم سے سیکھ جائے

احدیت میں کر کے گم نام و نشاں سب کیف و کم
عبدیت میں فرق پانا کوئی تم سے سیکھ جائے

سیر کی سُبحٰن نے لیلاً لیے بندے کو ساتھ
عبد ہو کر سیر کرنا کوئی تم سے سیکھ جائے

گرچہ ہو خود رَحمَۃً لِّلعٰلَمِین پر مرحبا
رحم سے مِسکِین رہنا کوئی تم سے سیکھ جائے

صبر و شکر و استقامت ۔ سطوت و رحم و کرم
زندگی زندہ بنانا کوئی تم سے سیکھ جائے

صدق کا صحرا ہے حیرت آفریں لا انتہا
یاس میں الیاس بننا کوئی تم سے سیکھ جائے

صلی اللہ علیک وسلم — الیاس برنی

(۲۳) رحمت کی فراوانی

ہے نامِ محمدؐ کیا رحمت کی فراوانی
رحمت سے بنا عالم۔ رحمت کی جہاں بانی

ہے حمد محمدؐ میں احمد کا احد حاصل
کیا قرب کی نوبت ہے۔ کیا خلق کی نادانی

سمجھے جو سمجھنا ہو۔ جو دیکھ سکے دیکھے
ورنہ جو رہا غافل بھگتے گا پشیمانی

گلہائے محبت کی جب دل میں بہار آئی
کیسی تھی وہ محرومی۔ کیا دل کی تھی ویرانی

معلوم نہ تھا جب کچھ۔ تھا علم گھمنڈ اپنا
معلوم ہوا جب کچھ۔ بڑھتی گئی حیرانی

حیرانیٔ ایماں کیا؟ حکمت کی فراوانی
ہے جہل کی حیرانی۔ جاہل کی پریشانی

وہ معرفت و حکمت تُر سے ہے جہاں حسن کو
صدقے میں محمدؐ کے ملتی ہے بآسانی
ہو جائے نظر قائم ۔ صاف آئے نظر ہر دم
اس عالمِ ظلمت میں ۔ اک عالمِ نورانی
الیاس غلام اُن کا ۔ محبوبِ خالق کے
دیکھو تو کرم ۔ اس پر خلقت ہوئی دیوانی
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

الیاس برنی

(۲۴) نرالا ہے

نبیوں میں محمدؐ کا قرآن نرالا ہے
حافظ ہے خدا اُس کا۔ فرمان نرالا ہے

ہر علم پہ بالا علم حکمت کی نہیں کچھ حد
سمجھو تو اَبد تک بھی ہر آن نرالا ہے

وہ سب سے ملے ایسے اپنوں سے ملیں جیسے
سمجھیں جو حقیقت تو عرفان نرالا ہے

خود سیر کو لیجا کر۔ کی قرب سے دل جوئی
دعوت ہی عجب دعوت۔ مہمان نرالا ہے

کی حمد جو محشر میں غفاری بھڑک اٹھی
امت کی شفاعت کا عنوان نرالا ہے

وہ عبد ہیں اللہ کے الیاس ہی عبد اُنکا
خدام محمد کا ایمان نرالا ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

الیاس برنی

(۲۵) تم ہی تو ہو

قرآں میں کیا کچھ علم نہیں ۔ اس علم کے عالم تم ہی تو ہو
جب علم کے عالم تم ہی ہوئے ۔ قرآں متکلم تم ہی تو ہو
قرآں متکلم جب تم ہو ۔ تو علم کا مظہر کون ہوا
جب علم کے مظہر تم ٹھیرے تو علم سراپا تم ہی تو ہو
اول و آخر ظاہر و باطن ۔ علم سب ہی پر حاوی ہے
جب علم سب ہی پر حاوی ہے تو رحمتِ عالم تم ہی تو ہو
رحمت یوں رحماں سی چلی ۔ پر اللہ بھی ہی رحیم بھی ہے
رحمت سے بڑھ کے رحیم بنے ۔ پھر عبد اللہ بھی تم ہی تو ہو
ذاتِ احد کی تاب کہاں ۔ پر (م) نے احمد تھام لیا
حمد ہی حمد سے کون بھرا ۔ اور اس میں محمدؐ تم ہی تو ہو
برنی کو بھلا معلوم ہی کیا ۔ بس دھیان تمھارا رہتا ہے
جو فضلِ الٰہی نازل ہو ۔ فیضان کا منبع تم ہی تو ہو
صلی اللہ علیک وسلم

الیاس برنی

(۲۶) ساقیٔ کوثر

ساقیٔ کوثر کا پایا جو کوئی مے خانہ تھا
فرش سے تا عرش ہر جا ساغر و پیمانہ تھا

سرِّ حق ۔ اسرارِ عالم ۔ حکمتِ کون و مکاں
جس نے سمجھا کچھ محمدؐ کا وہی دیوانہ تھا

عبدیت ۔ محبوبیت ۔ ختمِ رسالت کا امیں
دستِ حق ۔ دستِ محمدؐ تھا تو کچھ بیجا نہ تھا

اللہ اللہ سطوتِ محبوبِ ربُّ العٰلمیں
تھے ملائک پاسباں احمدؐ کا وہ کاشانہ تھا

دیکھنے کو رنگِ محفل یوں پتنگے تھے ہزار
جان دے دی شمع پر جس نے وہی پروانہ تھا

عشقِ احمدؐ بحرِ حیرت ۔ بحرِ ناپیدا کنار
کیا خبر عالم کو کوئی آشنا تھا یا نہ تھا

سیدالکونین کا الیاس بیشک تھا غلام
قدسیوں کو رشک ہے واللہ کیا فرزانہ تھا

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ   الیاس برنی

(۲۷) محفل ہی تو ہے

کتنے ہی نبی کتنے ہی رُسل — تجھ پر ہی نظر۔ محفل ہی تو ہے

ہوں لاکھ حسین و ماہ جبیں — ترے دلدادہ ہیں دل ہی تو ہے

الیاس اسی کی دُھن میں لگا — ہے جو رحمت رب عاقل ہی تو ہے

اللہ ہے کریم رسول ہی کریم — پھر مانگے نہ کیوں سائل ہی تو ہے

کون آ کے ملا۔ کیا دے کے گیا — کچھ بھی نہ خبر۔ جاہل ہی تو ہے

مجنوں لیلیٰ ترے دل میں بسی — کیوں پیچھے لگا۔ محمل ہی تو ہے

طوفاں کی ہزاروں موج اُٹھیں — پر بڑھ کے ہٹیں۔ ساحل ہی تو ہے

برنی ترے در پہ ہے روز و شب
کیوں رہ نہ پڑے۔ منزل ہی تو ہے

صلی اللہ علیک وسلم

الیاس برنی

(۲۸) مبارک باشد

بزمِ محبوب میں دیدار مبارک باشد — التفاتِ نگہِ یار مبارک باشد

کلفتیں دور ہوئیں رنج و محن سب کافور — پرسشِ حالِ دلِ زار مبارک باشد

دل کے ارمان مچلتے ہیں نکلنے کے لئے — فرقتِ مدتِ بسیار مبارک باشد

روح و دل زندہ ہوئے یار کے مل جانے سے — خلوت و الفتِ دلدار مبارک باشد

سب کرشمے ہیں محبت کے محبت میں ہی سب — تم پہ جاں دینے کا اقرار مبارک باشد

علم و حکمت میں بہار آئی ہے جب تم آئے — معرفت کے گل و گلزار مبارک باشد

وہ ہے محروم حقیقت جو نہ تم کو جانے — تم پہ ایمان کا اصرار مبارک باشد

ذکر کرتا ہے جو الیاس شب و روز وہی
نعت کی گرمیٔ بازار مبارک باشد

صل وسلم علی محمد
صلی اللہ علیہ وسلم

الیاس برنی

(۲۹) دِل بھر کے

جو قسمت ہو بیدار دیدار ہو۔ جو دیدار ہو تو یہ اصرار ہو
ابھی ہم نے دل بھر کے دیکھا نہیں ہے

عیادت میں مچلے گا دلدار سے۔ جو دردِ محبت کا بیمار ہو
ابھی ہم نے دل بھر کے دیکھا نہیں ہے

نہ یہ دل بھرے نہ بھرا ہے کبھی۔ ہمیشہ ہی سیری سے انکار ہو
ابھی ہم نے دل بھر کے دیکھا نہیں ہے

دیکھے سدا یوں رؤف و رحیم۔ کہ مومن کا دائم یہ اقرار ہو
ابھی ہم نے دل بھر کے دیکھا نہیں ہے

دیکھو تو برنی ہے کیا بے قرار۔ جب الفت کی ہر دم یہ بھرمار ہو
ابھی ہم نے دل بھر کے دیکھا نہیں ہے

صلی اللہ علیک وسلم

الیاس برنی

(۳۰) تری گلی میں

عالم جو اپنے دل پر چھایا تری گلی میں
وہم و گماں سے بالا پایا تری گلی میں

کیا انبیاء۔ رُسل کیا۔ کیا جن و کیا ملائک
سب ہی کو آتے جاتے پایا تری گلی میں

او علم یا او حکمت۔ یا نور یا بصیرت
کیا کیا نہ فیض بٹتا رہتا تری گلی میں

وہ بحرِ رحمتِ رب سیراب جس سے کونین
دیکھا تو چشمہ اس کا اُبلا تری گلی میں

جو چار دانگ عالم کی سیر کر چکے ہیں
لگتا نہیں کہیں دِل الّا تری گلی میں

برنی ہے تیرے در کا ادنیٰ غلام پھر بھی
کتنوں کو ساتھ لے کر آیا تری گلی میں

صلی اللہ علیک وسلم

الیاس برنی

(۳۱) چندا

سورج
چندا تو روز ہی حاضر ہے ۔ پر ۔ دن کی کثرت کیا کہیئے
چندا بڑھے گھٹے غائب ہو ۔ پر ۔ رات کی خلوت کیا کہیئے

دن میں دماغ کی دوڑ رہے ۔ اور عقل کے کام رہیں جاری
جب رات میں دل پرواز کرے ۔ جذبات کی حرکت کیا کہیئے

ذکر و عبادت ۔ روح کی دعوت ۔ رات میں رونق پاتی ہے
معراج کی شب یا لَیۡلَةُ الۡقَدۡر ۔ بس رات کی برکت کیا کہیئے

چندا اک کام ہمارا ہے ۔ جب جب تو مدینے حاضر ہو
سلام غلام کا کہہ دینا ۔ دربار کی عظمت کیا کہیئے

برنی کو ہے روز و شب یکساں ۔ بس دھیان ہی اک ہتا ہی
اس دھیان میں شمس و قمر گرداں ۔ اس دھیان کی رفعت کیا کہیئے

صل علی محمد و بارک وسلم

الیاس برنی

(۳۲) دل تو مدینے رہتا ہے

پھرتا ہوں کہیں۔ ملتا ہوں کہیں۔ پر دل تو مدینے رہتا ہے
ہوں لاکھ بکھیڑے جاں کو لگے۔ جاناں تو مدینے رہتا ہے
رسولِ کریم و رؤف و رحیم۔ رحمۃ للعٰلمین
اولیاء۔ انبیأ۔ جنّ و مَلک۔ مجمع تو مدینے رہتا ہے
علم و حکمت و نور و بصیرت۔ عبدیتؐ انعام اتم
گو سب کچھ ہر سو بٹتا ہے۔ مرجع تو مدینے رہتا ہے
یوں ارض و سما کی محفل میں بھی چاہیں جتنی سیر کریں
پر دیکھنے والے دیکھتے ہیں۔ عالَم تو مدینے رہتا ہے
جو حوادثِ عالَم ظاہر ہیں۔ گو کہ مدینہ ابھی نافذ ہیں
وہ جو مثلیثؐ عین حکمت ہے۔ جلوہ تو مدینے رہتا ہے
ملّت پر گر آئے سخت گھڑی۔ مسلم رہے ہر دم سینہ سپر
نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ۔ شوریٰ تو مدینے رہتا ہے
وہ ہند میں کرتا ہے کام کوئی معلوم نہیں کیا آٹھ پہر
پھر بھی تھا کسی کو کہتے سُنا۔ برنی تو مدینے رہتا ہے

صلّ وسلّم علیٰ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم

الیاس برنی

(۳۲) وہیں وہیں

رہتا تھا دل۔ یہیں کہیں۔ جانا ہے اب وہیں وہیں

کوچۂ یار کے سوا۔ چین نہیں۔ نہیں کہیں

شمس و قمر کی روشنی۔ سارے جہاں میں ہو تو ہو

اس کی گلی میں کیا نہیں۔ حسن وہیں حسیں وہیں

برنی کو پوچھتے ہو کیا۔ اس کا پتہ نہیں کہیں

کہتا تھا ہوں یہیں یہیں۔ ہوگا مگر وہیں وہیں

صل علیٰ محمد و بارک وسلم

الیاس برنی

(۳۴) دل

پل میں اِدھر اور پل میں اُدھر۔ دل کیا بس پارا ہے
کبھی تو فرش پہ ذرہ بنے۔ عرش کا کبھی ستارا ہے

رہنا سہنا۔ ملنا جلنا۔ کام کاج۔ سارا کھٹراگ
سب میں شریک اور سب سے جدا۔ کچھ عجب حال ہمارا ہے

مال و دولت۔ جاہ و مراتب شان و شوکت۔ کچھ بھی ہو
جہل میں فتنہ۔ علم میں نعمت سمجھیں تو صاف اشارا ہے

یوں حمد ہی حمد ہے چار طرف۔ پر محمدؐ کا کیا کہنا
رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْن۔ دو جگ کو انھیں سے سنوارا ہے

ہم سے بشر کی بھلا بساط ہی کیا۔ جو کچھ ہے ان ہی کا صدقہ ہے
نسبت کی عظمت کیا کہئے۔ ورنہ وہ کیا بیچارا ہے

صل علیٰ محمد و بارک وسلم

الیاس سرنی

(۴۵) کب تک

وہ تو رہتے ہیں دل میں جیسے مکیں۔ کب تک نظر ترسائیں گے
وہ تو عالم کی زینت جیسے نگیں۔ کب تک نہ شان دکھلائیں گے

علم ہے وہ ہی۔ نُور ہے وہ ہی۔ وہی آیا ہے لیکر کتاب
محمدؐ ہی حمد بنا جیسے امیں۔ کب تک نہ بھید ہم پائیں گے

رسولِ کریم و رؤف و رحیم۔ وہی عبد ہے عبدوں کا ناز
توحید و رسالت میں ربطِ مبیں۔ کب تک کسے سمجھائیں گے

عینیت بھی ہے۔ غیریت بھی ہے۔ نہیں دونوں میں کچھ بھی تضاد
مَرَجَ الْبَحْرَیْن کی سرزمیں۔ کب تک نہ سیر کرائیں گے

برنی کی مجال جو کچھ کہہ سکے۔ باتوں باتوں میں پھر بھی نکات
وہ کہہ ہی گزرتا ہے جوں عارفیں۔ کب تک کرم فرمائیں گے

صلی اللہ علیہ وسلم

الیاس برنی

(۳۶) نبی مکی مدنی

نبیوں میں نبی مکی مدنی۔ وہ صدرِ رسالت آوت ہے
وہ رسول کریم و رؤف و رحیم۔ جو رب کو سب سے بھاوت ہے
میٹھی نیند سے سوتے کو اٹھوا کس شوق سے پاس بلاوت ہے
کیا حُبّ و کرم سُبحٰنَ اللہ۔ لے ساتھ اپنے سیر کراوت ہے
سُبحٰن کی سیر کا کیا کہنا۔ پھر عبد کے ساتھ کا کیا کہنا
سیر ہی سیر میں سب سمجھا کر۔ بھید کی بات سناوت ہے
وہ شاھد بھی ہے۔ مُبشّر بھی ہے۔ نذیر بھی ہے اور داعی بھی
داعی بھی کیسا اِلی اللہ۔ بندہ کو رب سے ملاوت ہے
وہ شاھد بھی کیسا شاہد ہے۔ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغیٰ
دیکھیں رب کی۔ اٰیٰتِ الکُبریٰ۔ مومن کو کیا کچھ دکھاوت ہے
علم اور نُور و حیات میں جو کچھ ربط ہے خلق میں ظاہر ہے
وہ علم بھی ہے اور نُور بھی ہے۔ جہل و ظلمت کے مُردے جِلاوت ہے
بس نبی کی حقیقت ہی کیا ہے۔ جو کچھ ہے اسی کا صدقہ ہے
پر صدقہ کا بھی کیا کہنا۔ غلامی میں کیا کچھ پاوت ہے

صلّ علیٰ محمد و بارک وسلم — الیاس برنی

(۳۷) بنے گی

نبی جی صورتیا دکھائے بنے گی
"دمِ نزع تشریف لائے بنے گی"
جو چشمِ عنایت کا پاؤں اشارہ
تو دل کی کہانی سنائے بنے گی
ہے امّت پراگندہ افسردہ خاطر
یہ "بگڑی تمھارے بنائے بنے گی"
جو کافر ہیں گستاخ شانِ نبی میں
تو قہرِ الٰہی کو آئے بنے گی
رَسُولٌ۔ کَرِیْمٌ۔ رَؤُفٌ رَّحِیم
جو پہچانیں ایمان لائے بنے گی
دو جگ میں ہے رَحمتِ رسالت کسی کی
جو سمجھیں تو خوشیاں منائے بنے گی
ہے الیاس بے شک غلامِ محمدؐ
غلامی میں سب کچھ لٹائے بنے گی
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الیاس برنی

(۳۸) ہوجائے

چشمِ رحمت کا اگر ایک اشارا ہوجائے
کام ہو آپ کا اور نام ہمارا ہوجائے

مرضیٔ مولا کی ہے بندے کے عمل میں نافذ
کیا عجب آن میں گر ماہ دوپارا ہوجائے

کیا مقام اس کا ہے اَللّٰہُ غَنِیْ حِکْمَتْ میں
بندہ اللہ کا ہو کر جو تمھارا ہوجائے

ذرّہ جو پائے مبارک کو لگا رہ جائے
عرشِ عرفان پہ چڑھ کر وہ ستارا ہوجائے

ادنیٰ خادم ہے جو الیاس۔ کمربستہ حضورؐ
پاسبانِ درِ دربار خدارا ہوجائے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

الیاس برنی

(۳۹) حجت حق

تم حجتِ حق ہو جانِ جہاں۔ پھر جان نہ کیونکر واریں گے
جاں وارن سے جو جان پڑے۔ پھر ہم نہ کسی سے ہاریں گے

تم سے جو ملا قرآن ملا۔ ایمان ملا۔ سُبحٰن ملا۔
جو کچھ نہ ملا تھا کسی سے۔ ملا۔ احسان نہ کیونکر مانیں گے

احسان بھی کیسا احساں ہے۔ رب و عبد۔ کا رشتہ سمجھا کر
جو بارِ امانت اٹھ نہ سکا۔ وہ کیسے اٹھا۔ دکھلادیں گے

رسول کریم و رؤف و رحیم ہو۔ عبد اللہ بھی کامل ہو
محبوب و محب و محبت کے اسرار تمھیں سے جانیں گے

برنی کو تو کچھ معلوم نہ تھا۔ بس نام تمھارا سنتا تھا
اس نام کی دُھن میں کیا کیا ہوا آخر کو سب پہچانیں گے

صلی اللہ علیک وسلم

الیاس برنی

(۴۰) رحمت

رحمت جو عالمیں میں بنے آشکار ہے
رحمٰں کے فیض و جود کا اُن پر مدار ہے

رحمت بھی ہیں کریم و رؤف و رحیم بھی
گلزارِ کائنات میں کیسی بہار ہے

سجدہ ہے اک خدا کو۔ مگر اُن کی راہ میں
نقشِ قدم پہ سجدہ۔ یہ اپنا شعار ہے

انعامِ نعمت ان پہ ہے ملت کے واسطے
ملت کا عزم اُن پہ دل و جاں نثار ہے

برنی ہے گو غلامِ غلامانِ مصطفےٰ
رحمت کی پھر بھی اس پہ نظر بار بار ہے

صلِ علیٰ محمد و بارک وسلم

الیاس برنی

(۱۴) قابل

ہے شانِ محمدؐ سمجھانے کے قابل
کہ حق نے دکھائی دکھانے کے قابل

وہ عبدوں میں عبد اپنے رب کا ہی کیسا
ہے عبدیت اسکی سکھانے کے قابل

محمدؐ ہے وہ عبد سبحان اللہ
سرِ عرش تک ساتھ جانے کے قابل

صلوٰۃ و سلام اس پہ ہر آن جاری
ہے محبوبیت دل لبھانے کے قابل

محل ہیں مراتب میں دین میں بہت کچھ
جو جھگڑے نہیں منھ لگانے کے قابل

جو ملت پہ آئے کوئی وقت بھاری
ہے موقع وہی جاں لٹانے کے قابل

جو یہ جور و جفا ظلم و شر بڑھ رہا ہے
ہے مسلم کے ہاتھوں مٹانے کے قابل

جو معروضہ کرتا ہے الیاس برنی
ہے غفلت سی سب کو جگانے کے قابل

صلِ وسلم علیٰ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم

الیاس برنی

(۴۲) بہتر ہے

جب دل کو درد ہی لازم ہو تو دردِ محبت بہتر ہے
محبت کے رُخ لاکھ سہی۔ پر رُخ وہی سب سے بہتر ہے
رب کا پیارا۔ جگ کا سہارا۔ رہتا ہے کوئی مدینے میں
عبدوں میں وہ عبد ہے بالا۔ پیار میں سب سے بہتر ہے
پیار ہی پیار میں راتوں رات۔ سیر کری سبحٰن کے ساتھ
باتوں ہی باتوں میں بات ہوئی۔ وہ بات جو سب سے بہتر ہے
رسولِ کریم و رؤف و رحیم و رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن
احسان ہیں اس کے حد سے سوا۔ وہ محسن سب سے بہتر ہے
برنی تو ہے اس کے در کا گدا۔ انعام وہیں سے پاتا ہے
اُس در کی جو گدائی ہے۔ کہتے ہیں وہ سب سے بہتر ہے
صل وسلم علی محمدؐ
صلی اللہ علیہ وسلم

الیاس برنی

(۴۲) کرد ے

دے حُبّ اللہ میں حُبِّ نبیؐ ۔ اور حب میں دریا دل کر دے
جب بحرِ حُب میں طوفاں ہو ۔ تو حُبِّ نبیؐ ساحل کر دے
رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن ۔ رَسُوْلِ کَرِیْم ۔ رؤف و رحیم
شانِ نبی کے ایماں میں ۔ انعامِ اتم شامل کر دے
یوں شغل ہیں لاکھوں دل کے لئے منظورِ خاطر آٹھ پہر
پر شغلوں میں شغلِ عبدیّت ہے اس میں دل شاغل کر دے
کیا ہی غنی اک ذاتِ حق ہے ۔ وَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى
بعد ۔ از ۔ خدا ۔ بزرگ جو ہے ۔ وہی وسیلہ حاصل کر دے
برنی کا جو مسلک ہے ۔ وہ کس سے بھلا اب راز رہا
حُب اللہ میں جو حُبِّ نبی داخل ہے ۔ اسی قابل کر دے

الیاس برنی

(۴۴) ہمارے نبیؐ

سارے نبیوں کے حاصل ہمارے نبی
سارے نبیوں میں فاضل ہمارے نبی

انبیاء خبریں لاتے سناتے گئے
سارے نبیوں میں نازل ہمارے نبی

سارے نبیوں کی دعوت ہے قرآں میں
سارے نبیوں میں شامل ہمارے نبی

بحرِ عرفاں میں کشتی ہزاروں چلیں
سارے نبیوں کے ساحل ہمارے نبی

کون پہنچا سرِ عرش سُبحٰن کے ساتھ
سارے نبیوں میں واصل ہمارے نبی

خاتم الانبیاء کیا عجب شان ہے
سارے نبیوں کے فاصل ہمارے نبی

یوں تو کل انبیاء ہیں کمالِ ظہور
سارے نبیوں میں کامل ہمارے نبی

برنی کیسے سخی ہیں رسولِ کریم
سارے نبیوں کے عادل ہمارے نبی

صلی اللہ علیہ وسلم

الیاس برنی

(۴۵) ہجاروں کھڑے

حُسن کے جلوے بیشمار۔ جلووں سے غافل ہو شیار
من ایک ہی سے لاگو ہجاروں کھڑے
محفلِ خوباں خوب ہے۔ خوباں میں پر وہی خوب ہے
من ایک ہی سے لاگو ہجاروں کھڑے
خوبی ہو اسکی کیا بیاں۔ لیلاؔ ساتھ پھرا سُبحٰں
من ایک ہی سے لاگو ہجاروں کھڑے
کیسی بیت۔ صلوٰۃ وسلام۔ اس پر بھیجنے کے احکام
من ایک ہی سے لاگو ہجاروں کھڑے
برنی تو پیشی کا غلام۔ کمر بستہ صبح و شام
من ایک ہی سے لاگو ہجاروں کھڑے

صلی اللہ علیہ وسلم الیاس برنی

پرسی کہ کرا خواہی از خیلِ بتاں جامی — من جز تو کرا خواہم آخر نہ نظر دارم
آفاقہا گردیدام۔ مہرِ بتاں ورزیدہ ام — بسیار خوباں دیدام لیکن تو چیزے دیگری
حُسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری — انچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری
من ایک ہی سے لاگو ہجاروں کھڑے
گردن کشانِ حُسن اسیرِ کمندِ تو — شوریدگانِ عشق بزیر لوائے من

صلی اللہ علیک وسلم

(۴۶) نبی پر صدقے

کتنے دل قربان ہوئے اور کتنے ہیں حیران
الجھے الجھے ۔ سلجھے سلجھے ۔ کتنوں کے ارمان
نبی پر صدقے دل و جان
کیا کچھ سمجھا ۔ کیا کچھ پایا ۔ اللہ ہی اللہ
ظاہر میں بھی ۔ باطن میں بھی ۔ کیا کامل انسان
نبی پر صدقے دل و جان
علم میں اول علم میں آخر ۔ حکمت کا سرتاج
آیا کیسا معلم بن کر ۔ کیا اس کا قرآن
نبی پر صدقے دل و جان
سب دینوں کا دین سکھایا ۔ کیا دین اسلام
ایک ہی رب سے سب کو ملایا ۔ اللہ رے احسان
نبی پر صدقے دل و جان
برنی بیچارا ۔ ادنیٰ خادم ۔ اس کی کیا بساط
لیکن رہتا قدموں میں ! اور قدموں کی کیا شان
نبی پر صدقے دل و جان
صلی اللہ علیہ وسلم

الیاس برنی

(۷۴) محرمِ راز ہو

عبد و رب کا جوراز ہے۔ پہلے تو محرمِ راز ہو
حفظ مراتب لازم ہے۔ پھر محوِ ناز و نیاز ہو

دل میں جو کوئی آبسے۔ کعبہ بھی دل میں آسکے
دل میں جو اہتمام ہو۔ آٹھوں پہر نماز ہو

رب سے ملے۔ ملا سکے۔ عرشِ بریں پہ جاسکے
پھر بھی وہ غمگسار ہو۔ پھر بھی وہ دلنواز ہو

پہلے تو ایمان ایقاں ہو۔ پھر فضل سے انشراح ہو
بحث و حجت کیوں بڑھے۔ قصہ ہی کیوں دراز ہو

الیاس ان ہی کا غلام ہے۔ حق پہ جنکا قیام ہے
ان کا غلام حق شناس۔ کیوں نہ وہ سرفراز ہو

صلِّ وسلِّم علیٰ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم

الیاس برنی

(۴۸) ناز کرے

وہ دن ہے کہ سدا جس پہ کوئی ناز کرے
کرے بھی ناز جو اس پر۔ تو بے نیاز کرے

اُسے رؤف و رحیم اور کریم کہتے ہیں
وہ ایسا عبد کہ عالم کو سرفراز کرے

صلوٰۃ اس پہ۔ سلام اس پہ۔ انس و جان و ملک
سب ہی ہیں بھیجتے۔ کافر۔ جو احتراز کرے

عبادت اسکی عبادت کہ رب بھی بس کہدے
جو سمجھیں راز تو اعجاز کیا نماز کرے

خدا کی یاد سے لپٹی ہے یاد اسکی بھی
ہے بیخبر ابھی۔ برنی۔ جو اعتراض کرے

صلی اللہ علیہ وسلم

الیاس برنی

(۴۹) اک عہد

اک عہد ہے کہ سب سے سوا جس پہ ناز ہے
دیکھو تو عبدیت میں سراپا نیاز ہے

کیا علم میں کیا حمد میں کیا رحمتِ رب میں
سالارِ کائنات وہ میرِ حجاز ہے

جس نے وسیلہ پایا رؤف و رحیم کا
دونوں جہاں میں فضل سے وہ سرفراز ہے

محبوب ہے خالق کا تو مخلوق کا محب
کیسی ہے دل ربائی تو کیا دل نواز ہے

ہے جہل کی ظلمت میں قیاسات کی مڈبھیڑ
سمجھیں جو حقیقت تو حقیقت مجاز ہے

برنی جو ہے غلام ـ غلامی میں رات دن
کہتے ہیں لوگ اس کو یہ دانائے راز ہے

صل علی محمد و بارک وسلم

الیاس برنی

(۵۰) خرقۂ سخن

اللہ بھی ہو۔ رسول بھی ہو۔ اک بات پہ دل کو قرار نہیں

"محمدا از تو میخواہم خدا را
خدایا از تو خواہم مصطفےٰ را"

اللہ تو اللہ۔ رسول رسول۔ پھر بھی کمال کی نسبت ہے

"یارب تو کریمی و رسول تو کریم
صد شکر کہ ہستیم میانِ دو کریم"

اولیاء۔ انبیاء۔ جنّ و ملک۔ قرب و عروج کی کیا حد ہے

"نمیدانم چہ منزل بود شب جائیکہ من بودم
محمدؐ صدرِ محفل بود شب جائیکہ من بودم"

برنی کا دل جو مچلا بیتاب ہو پکارا "دل میرود زدستم صاحبدلاں خدارا"

صلّ علیٰ محمد وبارک وسلم

الیاس برنی

(۵۱) علم نبی

میں کیا تھا۔ کیا ہوں ۔کیا ہونگا۔ یہ علم نبیؐ سے ملتا ہے

آیا ہوں کیوں۔کرنا ہے کیا ۔ یہ علم نبیؐ سے ملتا ہے

علمِ نبیؐ کو کیسے ملا ـــــ یہ علم نبیؐ سے ملتا ہے

علم نبی سے کیسے ملے ـــــ یہ علم نبیؐ سے ملتا ہے

علمِ نبیؐ میں کیا رفعت ۔ یہ علم نبیؐ سے ملتا ہے

علمِ نبیؐ میں کیا وسعت ۔ یہ علم نبیؐ سے ملتا ہے

بر فن میں علم کا نام نہیں ۔ یہ علم نبیؐ سے ملتا ہے

جو علم بھی ہے عالم کا ہے ۔ یہ علم نبیؐ سے ملتا ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

الیاس برنی

(۵۲) حمد کی شان

حمد کی شان دکھانے والے ۔ نام محمدؐ پانے والے
صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ
رَحْمَتْ بن کر آنے والے ۔ اَلرَّحْمٰن سمجھانے والے
صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ
رَحِیْمْ سے ملوانے والے ۔ رَحِیْمْ خود کہلانے والے
صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ
دِیْنِ اَکْمَلْ لانے والے ۔ نِعْمَتْ تَمَامْ پانے والے
صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ
کَرِیْمْ کے کام آنے والے ۔ کَرِیْمْ ہی بنجانے والے
صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ
لَیْلاً سیر کو جانے والے ۔ حق سُبْحٰن لیجانے والے
صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ
قَوْسَیْن سے بڑھ جانے والے ۔ قُرْب کی حد دکھلانے والے
صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ
عَبْدِیَتْ سکھلانے والے ۔ اَللّٰہ تک پہنچانے والے
صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ

الیاس ؔسنی

(۵۳) سلام

جان ہو تم پر فدا ہماری۔ زباں پہ ہر دم رہے یہ جاری
یا نبی سلام علیک
یا رسول سلام علیک
رحمتِ رب ہی شان تمھاری۔ رؤف و رحیم سی بھی پیاری
یا نبی سلام علیک
یا رسول سلام علیک
پڑھتے ہیں ہر دم پکڑ کے جالی یہ روضہ پہ دل کی چاہ نکالی
یا نبی سلام علیک
یا رسول سلام علیک
کوئے نبی میں راہ جو پالی۔ جنت ہے۔ بڑی دیکھی بھالی
یا نبی سلام علیک
یا رسول سلام علیک

الیاس سنی

(۵۴) رسولِ کریم

سارے عالم کو خطبہ سنایا کریں
رمزِ توحید سب کو بتایا کریں
ربّ تو ربّ ہے۔ مگر عبد بھی کون ہے
کیا رسالت کی شاں ہی سمجھایا کریں

مری آنکھوں کا نور۔ مرے دل کا سرور
مری روح کی راحت رسولِ کریمؐ

دین کے نام سب کچھ لٹایا کریں
وقت پر دین کے کام آیا کریں
یوں تو دنیا بھی لازم ہے عقبیٰ کے ساتھ
پر جو حکمت کی منشا ہو پایا کریں

مری آنکھوں کا نور مرے دل کا سرور
مری روح کی راحت رسولِ کریمؐ

نقشِ باطل جہاں سے مٹایا کریں
نعمتِ حق کا سکہ بٹھایا کریں
ہے محمدؐ رحمتِ ربِّ رؤف و رحیم
اسکی آمد کی خوشیاں منایا کریں

مری آنکھوں کا نور مرے دل کا سرور
مری روح کی راحت رسولِ کریمؐ

صلی اللہ علیہ وسلم

الیاس سیدانی

(۵۵) ہمارے محمدؐ

سارے اُمت کے دل میں یہ ایمان ہو — بلکہ ایماں سے بڑھ کر یہ ایقان ہو

محمدؐ کے ہم ہیں ہمارے محمدؐ
ہاں۔ ہمیں جان و دل سے ہیں پیارے محمدؐ

دل آپ پر تصدق۔ جاں آپ پر ہو صدقے

ہے جو رحمتِ ربِّ اور رؤف و رحیم — اس سے بڑھ کر کسی کا کیا احسان ہو

محمدؐ کے ہم ہیں ہمارے محمدؐ
ہاں۔ ہمیں جان و دل سے ہیں پیارے محمدؐ

دل آپ پر تصدق۔ جاں آپ پر ہو صدقے

حکمِ رب ہے یہی نا۔ کہ صلّوا علیہ — ہے یہ مقصود الفت کا اعلان ہو

محمدؐ کے ہم ہیں ہمارے محمدؐ
ہاں۔ ہمیں جان و دل سے ہیں پیارے محمدؐ

دل آپ پر تصدق۔ جاں آپ پر ہو صدقے

جس نے دنیا کو توحید میں رنگ دیا — بس نبی ہردم نہ کیوں اس پہ قربان ہو

محمدؐ کے ہم ہیں ہمارے محمدؐ
ہاں۔ ہمیں جان و دل سے ہیں پیارے محمدؐ

دل آپ پر تصدق۔ جاں آپ پر ہو صدقے

صلی اللہ علیک وسلم — الیاس برنی

(۵۶) میں تو تن من دھن سب وارونگی

اپنے پیا کی میں جوگن بنی - میں تو تن من دھن سب وارونگی
مورا پیا تو مدینے رہت - میں تو تن من دھن سب وارونگی
کیسا رؤف اور کیسا رحیم - کیسا کریم وہ جگ موہن
وہ تو بھگواں کی سیت لبھاوہی - میں تو تن من دھن سب وارونگی
عَبْدِ یَتْ میں امانت خلافت پاکے توحید دکھاوت ہے
وہ تو ہے رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْنْ - میں تو تن من دھن سب وارونگی
دنیا کی مایا دھوکا ہی دھوکا کہتے ہیں اسکو مَتَاعُ الْغُرُوْر
کاموں میں کام نبیؐ کی لگن - میں تو تن من دھن سب وارونگی
دنیا ہو عقبیٰ ہو قُرب و مراتب - نعمتِ دیں جو کچھ بھی ہی
برنی اسی دوار سے ملتی ہے - میں تو تن من دھن سب وارونگی
صلّی اللّٰہ علیہ وسلم

الیاس برنی

(۵۷) میں جان گئی

تن من دھن سب تم پر واری
تم ہو جگت کے دلارے میں جان گئی

نبیاں خبریں لاتے جاتے
ترسا کے درس دکھائے میں جان گئی

سب سے مل کر بھولے پن میں
کیسے کمالاں دکھائے میں جان گئی

پیت کی ریت نبھانے والے
آخر کو درپن میں آئے میں جان گئی

میٹھی نیند میں کون اٹھا کر
سیروں کو ساتھ لیجائے میں جان گئی

الیاسؔ (ل) میں (م) نکالے
حکمت کیا جتلائے میں جان گئی

صلی اللہ علیک وسلم

الیاس برنی

(۵۸) بلہاری

مورا من ہی مچلتا جائے ۔ نبیؐ پہ میں بلہاری

موہے چین نہ اک پل آئے ۔ نبی پہ میں بلہاری

سورج چمکے ۔ چندا دمکے ۔ چھائے سارے جگت پہ بہار

موہے کچھو نہ اُس بن بھائے ۔ نبی پہ میں بلہاری

پیت سکھائے ۔ پیت نبھائے ۔ سن لو پریتم کی جگ میں پکار

وہ تو بھگواں کی پیت لبھائے ۔ نبی پہ میں بلہاری

گیان بتائے ۔ گیان دکھائے ۔ سارے گیانوں کا کرکے نکھار

برتی چرنوں پہ سیس نوائے ۔ نبی پہ میں بلہاری

صلی اللہ علیہ وسلم

الیاس برنی

(۵۹) سچّا

نبی تورے ہاتھن میں ہاتھ اللہ کے
نبوت قرب دکھا رہی سچّا

نبی تو ہے رحمت کا چولا سوہے
نبوت فضل دکھا رہی سچّا

نبی تورے نامن پہ صلوٰۃ جاری
نبوت پیار دکھا رہی سچّا

نبی توری اُنگلی سے چندا پھُوٹے
نبوت زور دکھا رہی سچّا

نبی تو ہے سُبحٰن سیر کرائے
نبوت شوق دکھا رہی سچّا

نبی توری امت میں ولیاں بھاری
نبوت فیض دکھا رہی سچّا

نبی تورے دامن میں الیاس برنی
نبوت کرم دکھا رہی سچّا

صلی اللہ علیک وسلم — الیاس برنی

(۶۰) تمنّا

ہمیں دیس اپنے بُلیّو کہ ناہیں
کبھی دُوار اپنی دِکھیّو کہ ناہیں
(عاشق کے کلیجے سے لگی رہتی ہے ہر دم۔ کیا خوب تمنا ہی تمنائے مدینہ)
ہمیں دیس اپنے بُلیّو کہ ناہیں

مَن میں بسے ہو تو نینن میں آؤ — دَرپن میں درشن کرَیّو کہ ناہیں
پیاروں کے پیارے۔ جگ کے سہارے — رب سے بھی ہم کو مِلیّو کہ ناہیں
جنت کی نعمت میں کیا کچھ نہیں ہے — شراباً طَہُورا پِلیّو کہ ناہیں

برنی تو تمرے ہی گھر کا بھکاری
جو کچھ بھی مانگے دِلیّو کہ ناہیں
(محمدؐ از تو میخواہم خدا را — خدا یا از تو خواہم مصطفےٰؐ را)
جو کچھ بھی مانگے دِلیّو کہ ناہیں

صلی اللہ علیک وسلم

الیاس برنی

(۶۱) بلماں

بلماں تو مورا مدینے رہت ہے
ہند میں گجرے گی کیسے عمریا
کوئی پیا کو سندیس سنا دے
تڑپت ہوں برہا میں راتوں سنوریا
جس پیر پنیاں بلاون کی آئیں
کرپا کی دیکھو تو چھائی بدریا
پیت کی برکھا میں رُت کیسی آئی
کلیاں کھلیں من کی جیسے گجریا
برنی ہے آنند دھیان میں اس کے
دھیان میں گیان اور گیاں میں نجریا
صلی اللہ علیہ وسلم

الیاس سنی

(۶۲) خاتونِ جنت رض

فاطمہ زہرا ہے خاتونِ جنت ہے جنت کی مختار خاتونِ جنت
فاطمہ زہرا ہے بیٹی نبیؐ کی نبیؐ کی دل و جان خاتونِ جنت
فاطمہ زہرا ہے بیوی علیؑ کی علیؑ کی ہے ہمراز خاتونِ جنت
فاطمہ زہرا ہے حسنین کی ماں ہیں حسنین قمرینِ خاتونِ جنت
فاطمہ زہرا اطہر مطہر ہے اطہر بہ قرآن خاتونِ جنت
فاطمہ زہرا بنی سلکِ سادات ہے سادات میں شانِ خاتونِ جنت
فاطمہ زہرا ہے سرتاجِ فقراء فقیری کی ہے لاج خاتونِ جنت
فاطمہ زہرا ہے شافعِ محشر ہے محشر میں مقبول خاتونِ جنت

فاطمہ زہرا۔ وسیلۃِ الیاس
ہے الیاس وابستہ خاتونِ جنت
علیہا السلام وعلیہا السلام

الیاس برنی

(۶۳) امام حسینؑ

امامِ مسلکِ صدق و صفا سلام علیک
بشیر و ہادیٔ اہلِ رضا سلام علیک
شہیدِ اکبر و ناموسِ اعظمِ حزبُ اللہ
امیرِ اعظمِ مُلکِ بقا سلام علیک
کریم و صابر و شاکر حسینؓ ابنِ علیؓ
شجاعت شرفِ اتقیا سلام علیک
حیاتِ دین و سرورِ درونِ اہلِ یقیں
امینِ ملت و نورِ ہُدیٰ سلام علیک
امید و راحتِ الیاس التفاتِ حسینؑ
گلِ مرادِ دلِ مصطفٰےؐ سلام علیک

علیک الصلوٰۃ وعلیک السّلامُ

الیاس برنی

(۶۴) اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

کیا دھوم ہے فرش سے عرش تلک حسینؑ بھی کیسے عبد بنے
لرزاں ہیں سب ارض و سما حسینؑ بھی کیسے عبد بنے
سینے پہ نبی کے راحت کی۔ دوشِ نبی پہ سوار ہوئے
پھر کربلا کا بھی وہ منظر۔ حسینؑ بھی کیسے عبد بنے
نبی کو۔ جو قرآن ملا۔ پہاڑ۔ بھی ریزے ہو جاتے
وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ کی سند۔ حسین بھی کیسے عبد بنے
شُہَدَاؤں کا تو کیا کہنا۔ ان ہی بھی شہید کربلا
شہادت کی کیا شان ملی حسین بھی کیسے عبد بنے
برنی تو کیا ناچیز غلام۔ غوث و قطب اولیاء اللہ
دولہا کے براتی سب ہی ہیں حسین بھی کیسے عبد بنے
علیہ السلام وعلیٰ آلہٖ واصحابہ
دائماً ابداً

الیاس برنی

(۶۵) فاطمہؑ کا لاڈلا

فاطمہ کا لاڈلا دل پر حکومت کرتا ہے
دل پر حکومت کرتا ہی۔ جاں پر حکومت کرتا ہے

فاطمہ کے لاڈلے کی سلطنت کا کیا کہنا
شرق سے لے غرب تک ہر جا حکومت کرتا ہے

فاطمہ کا لاڈلا احکامِ رب کا حاکم ہے
دین و ایماں کا امیں۔ حق کی حکومت کرتا ہے

کیا عبادات۔ کیا صداقت۔ کیا شہادت۔ کیا نعیم
ہر محل پر کیا عظمت۔ گویا حکومت کرتا ہے

بس فی حُبِ حسینؑ بھی۔ حُبِ نبیؐ کی ہے تفسیر
محبوبی کا ربط عجب۔ باہم حکومت کرتا ہے

علیہ الصلوٰۃ و علیہ السلام

الیاس برنی

(۶۶) آلِ نبی کے نام پر قربان گئی رے

کیا دین کے گلشن میں نبوت کے کھلے پھول
ہر اک میں وہی رنگ و بو قربان گئی رے

دو جگ میں معرفت کے جو انوار بھرے ہیں
وہ چاند ستارے ہیں۔ میں قربان گئی رے

نسبت ہے کہ جن کو اللہ و نبی کی
وہ اہلِ بیعت ہیں۔ میں قربان گئی رے

جس نے راہ میں اللہ کی سب کچھ کیا قربان
سب کچھ ان پر قربان۔ میں قربان گئی رے

برزخی کو تو اک دھن ہے تصور میں کسی کے
ہر دم ہے لبوں پر یہی۔ قربان گئی رے

صلوات اللہ علیہم اجمعین

الماس برزخی

(۶۸) فاروقِ اعظمؓ

رسولِ خدا کی دعا کی شان۔ دین میں فاروق اعظمؓ
شیدا عبدِ نبی۔ مولا کی شان۔ دین میں فاروق اعظمؓ

کیا شدت تھی۔ کیا ہیبت تھی۔ تھا کیسا رعب اور کیسا جلال
قدموں پہ نبی کے ہوں قربان۔ دین میں فاروق اعظمؓ

جب کافر زور دکھاتے ہوں۔ اعلان میں مزاحم ہوتے ہوں
تو بلند کریں پہلی آذان۔ دین میں فاروق اعظمؓ

نصرٌ من اللہ و فتحٌ قریب۔ سطوت ہی سطوت پار طرف
ملت کو بڑھاتے تھے ہر آن۔ دین میں فاروق اعظمؓ

تھی جو کی روٹی۔ خاک کا بستر۔ کپڑے بھی پیوند لگے
دنیا کو دکھاتے فقر کی شان۔ دین میں فاروق اعظمؓ

برنی نبی کا ادنیٰ غلام۔ فاروقی کہلاتا ہے
نسبت بھی نبی کا ہی احسان۔ دین میں فاروق اعظمؓ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الیاس برنی

(۶۹) غوث الاعظمؓ

رب سے عرفاں نبیؐ نے پایا
تو ہے نبی نے غوث بنایا۔ میں تو پہ بلہاری
اولیاء سارے نبی کے ساتھی
تورا ولیوں میں رنگ جمایا۔ میں تو پہ بلہاری
رنگ یوں سب میں رنگ اللہ کے
تو نے نبی سے کیا رنگ پایا۔ میں تو پہ بلہاری
خُلقِ نبی تو خلقِ عظیم ہے
تورے حصے میں کیا خُلق آیا۔ میں تو پہ بلہاری
برنی ہے یوں تو سب کا قائل
پر ولیوں پہ تو کیسا چھایا۔ میں تو پہ بلہاری
رضی اللہ تعالےٰ عنہ

الیاس برنی

(۷۰) پیرانِ پیر رضؓ

پیروں میں پیر محی الدین عبد القادر جیلانی رضؓ

نورِ آلہی ۔ نورِ محمد ۔ نورِ محمدؐ ہادؐ

نوروں میں نور محی الدین عبد القادر جیلانی رضؓ

باغِ رسالت ۔ زینتِ گلشن ۔ اہلِ بیت اطہار

پھولوں میں پھول محی الدین عبد القادر جیلانی رضؓ

اشرف اکرم حسنی حسینی ۔ سید السادات

خوباں میں خوب محی الدین عبد القادر جیلانی رضؓ

قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰه

شانوں میں شان محی الدین عبد القادر جیلانی رضؓ

حق کا پیارا ۔ راج دُلارا ۔ قدرت کا دمساز

شیروں میں شیر محی الدین عبد القادر جیلانی رضؓ

ملک و دولت۔ جاہ و حشمت۔ امرِ رب کے تاج
شاہوں میں شاہ محی الدین عبد القادر جیلانی رضؓ

صدقِ مجسّم غوث الاعظم۔ ہادیٔ الیاس
شیخوں میں شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رضؓ

رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عنہ

الیاس برنی

---

(۷۱) خواجہ معین الدین اجمیری رض

خواجہ معین الدین اجمیری تورے دوارے سب کی پھیری
سلطان الہند غریب نواز

خواجہ معین الدین اجمیری سارے نگر میں پیت بکھیری
سلطان الہند غریب نواز

خواجہ معین الدین اجمیری من موہن نت سبھا ہے تیری
سلطان الہند غریب نواز

خواجہ معین الدین اجمیری جگت گرو تورے چیرے چیری
سلطان الہند غریب نواز

خواجہ معین الدین اجمیری نبیؐ سے ملتی بان ہے تیری
سلطان الہند غریب نواز

خواجہ معین الدین اجمیری لاگی لگن ہے تو سے میری
سلطان الہند غریب نواز

خواجہ معین الدین اجمیری جم جم مورے خواجہ اجمیری
سلطان الہند غریب نواز

رضی اللہ تعالیٰ عنک الیاس برنی

(۷۲) اب تو تمھارا ہو ہی گیا

بُرا بھلا ہوں۔ جیسا بھی ہوں۔ خواجہ۔ اب تو تمھارا ہو ہی گیا
تن من دھن سب کچھ ہے نذر۔ خواجہ۔ اب تو تمھارا ہو ہی گیا
اللہ رسول کے تم ہو پیارے۔ نعمت بٹتی تمرے دوارے
بھرے جیب دامن دل بھر کے۔ خواجہ۔ اب تو تمھارا ہو ہی گیا
خادم تمھارے کیا دل والے۔ بنادیں اچھوں کو متوالے
برنی ہے دیکھو کیسا مگن۔ خواجہ۔ اب تو تمھارا ہو ہی گیا

رحمۃ اللہ علیکم

الیاس برنی

(۴۷) محبت

محبت ہی وہ قوت ہے۔ کونین کو جو گرماتی ہے
محبت میں جب جوش اٹھے تو عشق وہی کہلاتی ہے
عشق کا رتبہ کیا کہنا۔ مخلوق تو کیا خالق تک بھی
لے اڑتا ہے یہ عاشق کو۔ محبت شان دکھاتی ہے
پر وہ ہی محبت گردشِ قسمت سے جو پلٹا کھا جائے
تو نور سراسر نار بنے۔ الفت نفرت بن جاتی ہے
نفرت ہے جو معکوسِ الفت۔ خلقت پہ تباہی لاتی ہے
جب اپنا زور دکھاتی ہے تو خوں کے دریا بہاتی ہے
برنی ہے محبت کا قائل۔ محبت ہی میں وہ رہتا ہے
پر حفظ مراتب واجب ہے۔ ایمان پہ جب بن جاتی ہے

الیاس برنی

(۴۷) پہلے

مٹاتے ہیں کیا کچھ ۔ بنانے سے پہلے
بناتے ہیں کیا کچھ ۔ مٹانے سے پہلے

بڑھاتے ہیں ارماں یہ لانے سے پہلے
سکھاتے ہیں جی ہاں ۔ ہنسانے سے پہلے

محبت تھی مضطر ۔ جگانے سے پہلے
دھڑکتا رہا دل ۔ اٹھانے سے پہلے

جو روٹھے ہوں دردِ محبت کی خاطر
تعلق ہے نازک ۔ منانے سے پہلے

نہ ہستی کی ہستی ۔ نہ جینے کا جینا
دل و جان اُن پر لٹانے سے پہلے

یہاں دل شکستوں کی فریاد پہنچے
سمجھنا تھا لازم ۔ ستانے سے پہلے

عجب شعرِ حضرتؒ جمیع دل میں بیٹھا
تشکر ہے واجب ۔ سنانے سے پہلے

ذرا دل کی رنگینیاں دیکھتا جا
"یہاں کچھ نہ تھا تیرے آنے سے پہلے"

ذرا دیکھو برنیؔ کو اُس آستاں پر
وہ تھا ہی بھلا کیا ۔ بلانے سے پہلے

الیاس برنی

(۷۵) ترانہ

جب دل کی دل میں رہتی ہو۔ تو دل بھی کیا ملول
جب بر میں دلبر آتا ہو تو دل بھی جیسے پھول
دل بھی جیسے پھول
دل بھی جیسے پھول
جب دل میں الفت غائب ہو تو باتیں اُول جَلُوَل
محبت والے ہی جانیں محبت کے اصول
محبت کے اصول
محبت کے اصول
برنی الفت کے رازوں میں قیاس ہے فضول
محبت کے ارمانوں میں حیران ہیں عقول
حیران ہیں عقول
حیران ہیں عقول

الیاس برنی

(۶۷) کسی کی یاد

آجا مری برباد محبت کے سہارے
مایوسی کی تاریکی میں امید کے تارے

بے آس کو کچھ آس ہے تیری ہی وگرنہ
بگڑی ہوئی تقدیر بھلا کون سنوارے

بنتے تو بہت کچھ ہیں پر اغراض کے بندے
کیا وقت پہ کام آئیں یہ معذور بچارے

بیکس کا نہیں کوئی بھی بس ہو تو تری یاد
ممکن ہے یہی یاد مرے دن کو گزارے

برنی کو جو ملتا ہے سو ملتا ہے تمہیں سے
ہرگز نہ کسی دوسرے در ہاتھ پسارے

الیاس برنی

(۷۷) دل

آہیں نہ بھریں۔ آنسو نہ بہے۔ جب تیرا کسی نے نام لیا
مچلا تو بہت بیتابی میں۔ پر ہم نے دل کو تھام لیا
آگ لگی تھی تن من میں اور جان لبوں پر آئی تھی
بس عشق کی سوزش کیا کہیئے۔ یہ زباں سے نہ ہم نے کام لیا
یوں تو عشق ۔ از دل ۔ در دل معشوق ۔ پیدا ۔ می شود
پر لاج کسی کی رکھنی تھی ۔ خود اپنے ہی سر الزام لیا
ازل سے ابد تک یوں تو سبھی تسبیح و عبادت کرتے ہیں
کوئی بار امانت اٹھا نہ سکا ۔ سو ہم نے اٹھا ۔ انعام لیا
یوں کہنے کو تو پہلو میں ہے ۔ پر برنی تحفہ قبول ہوا
واں دل کا لینا ٹھیر چکا ہے ۔ صبح لیا یا شام لیا

الیاس برنی

(۷۸) معلوم نہیں کیوں

دل بھر بھر کے آتا ہے معلوم نہیں کیوں
رونا ہی من کو بھاتا ہے معلوم نہیں کیوں

کھانا پینا۔ ملنا جلنا۔ سب سے دل بیزار
دل خود ہی بیٹھا جاتا ہے معلوم نہیں کیوں

معلوم بھلا کیوں نہیں۔ پر دل کو کیا کہئے
خود علم سے کتراتا ہے۔ معلوم نہیں کیوں

دل جو کتراتا ہے۔ اس کا کترانا معلوم
لاعلمی پر اڑ جاتا ہے معلوم نہیں کیوں

بیروفی۔ تاویلیں لاکھ کریں دل کو دیں تسکین
پھر بھی وہ علم ستاتا ہے۔ معلوم نہیں کیوں

الیاس حسنی

۷۹) قلب

یہ کیا ہے بھلا۔ کچھ پتہ نہ چلا۔ کیسی جامع اسکی فطرت ہے
اسے قلب کہیں۔ کچھ نام سہی۔ یہ بلا کی اسمیں ندرت ہے
یہ جسم میں ہے۔ پر روح سے ملحق۔ پھر بھی جدا سا رہتا ہے
یوں کہنے کو سینہ مقام سہی۔ سارے عالم کی اسمیں وسعت ہے
یہ عجائب خانہ خواطر کا۔ یہاں وہم و شک و ظن و یقیں
یہاں حق و باطل نور و ظلمت۔ ضدوں میں کیا کچھ حکمت ہے
عشق و محبت۔ غیظ و نفرت۔ عدل و کرم۔ بیداد و ستم
جذبات کی جولانگاہ یہی۔ کچھ حد نہیں۔ شانِ خلقت ہے
برنی کو غرض تفصیل سے کیا۔ بس دل میں وہی اک بستا ہے
جو ہے مظہر علم و حکمت کا۔ قرآن کو جس سے نسبت ہے

الیاس برنی

(۸۰) وسواس

خالق سے لگا مخلوق تلک ۔ وسواس کی وسعت کیا کہئے
ذرّوں سے سوا ۔ قطروں سے سوا ۔ وسواس کی کثرت کیا کہئے

جیسے جراثیم جسم میں پھیلیں ۔ دل پہ یہ حملہ کرتے ہیں
ایمان و عقل کو کردیں فنا ۔ وسواس کی قوت کیا کہئے

دل میں دھواں سا اٹھتا ہے ۔ وہ شعلہ بھی بن جاتا ہے
خیالات میں آگ لگاتا ہے ۔ وسواس کی وحشت کیا کہئے

عالم کے عالم ہوئے تباہ ۔ اور پھر بھی سلسلہ جاری ہے
اہلِ حقیقت مانگیں پناہ ۔ وسواس کی دہشت کیا کہئے

برنی کو تجربہ ۔ گرچہ ہوا ۔ پھر بھی وہ مگر محفوظ رہا
تھا فضل اللہ بطفیل نبیؐ ۔ وسواس کی شدت کیا کہئے

الیاس برنی

۱۸ بتدریج

عشق کا فن تو ہے سب سے دقیق۔ آتے ہی آتے آئیگا

تکلف بھی ٹھیرا پرانا رفیق۔ جاتے ہی جاتے جائیگا

عجلت کے لالچ میں نادان پھنس کر کھائے ہیں کیا کیا فریب

محبّت کے درجے تو ہیں بے شمار۔ پاتے ہی پاتے پائیگا

دل سے جو نکلے تو دل میں سمائے۔ گانے کا ہے یہ کمال

برنی بھلا اپنا کیا اختیار۔ گاتے ہی گاتے گائیگا

الیاس برنی

(۸۲) وسوسہ

جو وسوسہ دل دھڑکاتا ہے۔ خدا کرے وہ باطل ہو
دل دھڑکے بھی۔ اور ڈوبے بھی۔ غضب ہی گویا نازل ہو
دل پہ جو گزرے زباں پہ کب آئے۔ جان ہی نکلی جائے
کھانا پینا۔ سونا جینا۔ سب ہو حرام جو عاقل ہو
بر نئی دل کی ٹملاہٹ۔ کب کوئی کس سے بیاں کرے
بیاں بھی کرے۔ تو کب ہو بیاں لفظوں سے کیا حاصل ہو

الیاس برنی

۸۴) تذبذب

تذبذب بھی کیا آفت ہے دل پہلو کیسے بدلتا ہے

دل پہلو جیسے بدلتا ہے۔ ویسے ہی خود بھی مسلتا ہے

دل جیسے جیسے مسلتا ہے دم ویسے ہی گھٹتا جاتا ہے

دم گھٹتے گھٹتے جاں پہ بنے۔ گویا بس دم ہی نکلتا ہے

بر خیالِ احساس جو نازک ہو۔ کیسے وہ بیاں برداشت کرے

احساس بھی نازک ہوتے۔ مشکل سے بیاں سنبھلتا ہے

الیاس سرنی

(۴۸) مراد

مایوسی کی تلخی کیا کہیئے۔ کوئی تلخی ایسی پائی نہیں

موت ہی موت کو دل للچائے۔ موت ہو گرچہ آئی نہیں

نامرادی۔ مراد جو بن جائے۔ تو ایسی مراد کا کیا کہنا

ورنہ دل کی سمجھ خیر نہیں۔ جو مرادِ دلی بر آئی نہیں

برنی۔ مرادِ نامرادی۔ ساری مرادوں سے بالا ہے

یہ مقام رضا ہے کیا کہنا۔ مراد یہاں شرمائی نہیں

الیاس برنی

(۸۵) دل کی آگ

دل اونٹے ہے خوں کھولے ہے۔ استخواں بھی گویا دہکتی ہیں
آگ سی آگ۔ لگی ہے تن میں آہوں میں لپٹیں جھلکتی ہیں
آتشِ دوزخ جیسی بھی ہے۔ اسکی شدت سے انکار نہیں
پر دل کی آگ جو جاں کو لگی۔ سب آگیں اس سے سلگتی ہیں
برقی۔ سوزشِ باطن کیا کہئے۔ گویا جان ہی پہ بن جائے
فضلِ خدا کی حفاظت ہو تو ٹھنڈی لہریں لہکتی ہیں

الیاس برنی

(۸۶) بھولاپن

صورت بھولی۔ سیرت بھولی۔ بھولے پن کا کیا کہنا
بچپن کی نعمت البیلی۔ بھولے پن کا کیا کہنا
کھانا پینا۔ لکھنا پڑھنا۔ کھیل کود۔ کیا خوش وقتی
میل محبت۔ آنکھ مچولی۔ بھولے پن کا کیا کہنا
گھر ہو۔ مدرسہ ہو بازار۔ ھر جا آنکھوں میں رہنا
اپنے بزرگوں کی رکھوالی۔ بھولے پن کا کیا کہنا
موقع پاکر بداطوار۔ کیسے دھوکے دیتے ہیں
لازم ہے۔ ان کی پتہ لی۔ بھولے پن کا کیا کہنا
حاصل ہو جو فضل و کمال۔ بچپن ہی سے جمتا ہے
برنی کی تاکید نرالی۔ بھولے پن کا کیا کہنا

الیاس برنی

(۸۷) لڑکپن

لڑکپن کی ہل چل کیا کہنا لڑکپن کی چھل بل کیا کہنا
لڑکپن کی کھٹ پٹ کیا کہنا لڑکپن کی چٹ پٹ کیا کہنا
لڑکپن کی توڑ پھوڑ کیا کہنا لڑکپن کی توڑ جوڑ کیا کہنا
لڑکپن کی دھوم دھام کیا کہنا لڑکپن کی روک تھام کیا کہنا
لڑکپن کی دیکھ بھال کیا کہنا لڑکپن کی نیک فال کیا کہنا
لڑکپن کی عظمت کیا کہنا
لڑکپن کی حکمت کیا کہنا

الیاس برنی

(۸۸) تتلیاں

اڑنے والے پھول ہیں۔ یا ہیں رنگیلی تتلیاں
یا پریوں نے روپ سادھا۔ یہ سجیلی تتلیاں
کیاری کیاری ڈالی ڈالی۔ پھول چومتی پھرتی ہیں
مرضی کی مختار چمن میں ۔ یہ ہٹیلی تتلیاں
کیسے نقش اور کیسے رنگ زیب و زینت کیا کہنا
فطرت کی شہ کار حسن میں۔ یہ چھبیلی تتلیاں
محو کبھی تو ایسی گویا کچھ بھی اپنا ہوش نہیں
رقص ہوا میں دکھلائیں پھر کیا رسیلی تتلیاں
برنی۔ حیرت کی کیا حد۔ فکر و نظر کے میداں میں
اچھوں کو حیران بنا دیں ۔ یہ نکیلی تتلیاں

الیاس برنی

(۸۹) اوٹی پہاڑ

کیا دھوپ ہے۔ کیا سایا ہے۔ اللہ ہی اللہ
کیا ابر اُمنڈ کر آیا ہے۔ اللہ ہی اللہ
اللہ ہی اللہ۔ اللہ ہی اللہ

ٹھنڈی ہواؤں میں ہے۔ کیا دھوپ کا عالم
کیا گہرا گہرا سایا ہے۔ اللہ ہی اللہ
اللہ ہی اللہ۔ اللہ ہی اللہ

بادل گھر گھر۔ کوچے کوچے۔ اُترے کیا گھنگور
طوفاں میں کیا لطف آیا ہے۔ اللہ ہی اللہ
اللہ ہی اللہ۔ اللہ ہی اللہ

ٹیلے۔ کھیت۔ اور نیلے پوکھر۔ منظر کیا عجیب
یوکلپٹس ہر سو چھایا ہے۔ اللہ ہی اللہ
اللہ ہی اللہ۔ اللہ ہی اللہ

چھوٹی چھوٹی بنگلے۔ نیچے بستی اور بازار
رستوں کا ڈھال بچھایا ہے۔ اللہ ہی اللہ
اللہ ہی اللہ۔ اللہ ہی اللہ

اوٹی دلکش لاکھ سہی۔ برنی کو کیا کام
خدمت کا جذبہ لایا ہے۔ اللہ ہی اللہ
اللہ ہی اللہ۔ اللہ ہی اللہ

الیاس برنی

شہزادگان بلند اقبال مکرم جاہ و مفخم جاہ سلمہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ بطور اتالیق سنہ ۱۹۴ء کے موسم گرما میں اوٹی جانے کا اتفاق ہوا۔ تو وہاں یہ نظم لکھی گئی۔ چنانچہ آخری مصرعہ میں اسی طرف اشارہ ہے۔

(۱۰) معذرت

شاعری کا شوق ہے گو شاعری آتی نہ ہو
شاعروں کو گرچہ ایسی شاعری بھاتی نہ ہو

بدنی باتیں دل کی کہہ دی ہیں بیاں شوق میں
شاعری سے گو نہیں گرچہ وہ سند پاتی نہ ہو

الیاس بدنی

تالیفات و تراجم

پروفیسر محمد الیاس برنی

سابق صدر شعبۂ معاشیات و ناظم سررشتۂ تالیف و ترجمہ جامعہ عثمانیہ
(حیدرآباد دکن)

(الف) شعبۂ دینیات

(۱) اسرارِ حق - آیاتِ قرآنیہ، احادیث نبویہ، ارشاداتِ صوفیہ نقشبندیہ
اکابرِ دین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین - ان سب کا
نہایت جامع اور مربوط انتخاب اور ان کے مقابل یورپ کے جدید
سائنس اور فلسفہ کی انتہائی تحقیقات کا لب لباب - خود بخود اسلام
کی صداقت اظہر من الشمس ہو جاتی ہے -

جدید سائنس و فلسفہ کا اقرارِ نارسائی اور احساسِ ایمان بالغیب
اسلام میں عرفان - توحید اور اُس کے مقامات - ربوبیت کی
رفعت اور عبدیت کی نزاکت - نبوت اور ولایت کے مراتب
کشف و کرامات کی ماہیت اور دیگر حقائق و معارف - غرضکہ ایک

نظر میں اسلام کی روحانی تعلیم کا عجیب نظام دلنشیں ہو جاتا ہے اور کچھ اندازہ ہوتا ہے کہ والذی جاء بالصدق بہ اولئک ھم المتقون ۵ لھم ما یشاؤن عند ربھم ذالک جزاء المحسنین $\left(\frac{1}{24}\right)$ ۔

جن علوم کو اللہ جل شانہٗ صدق اور جن عالموں کو صادقین وصدیقین سے تعبیر فرماتا ہے اور جو اسلامی ادب میں بالعموم تصوف اور صوفی کہلاتے ہیں ان کی تحقیق و تصدیق میں بعض لحاظ سے یہ اپنے طرز کی پہلی کتاب ہے جو قابلِ دید ہے۔ حجم (۴۰۰) صفحات۔

پہلا ایڈیشن مدت سے نایاب ہے۔ دوسرا ایڈیشن بعد نظر ثانی و اضافہ مضامین شائع ہوگا۔ انشاء اللہ۔

(۲) **تسہیل الترتیل** ۔ تلاوتِ قرآن میں قرأت کی ضرورت اور اہمیت۔ اس کے اصول و طریق۔ اس کے نکات و اشارات۔ خاص ترتیب سے نہایت سلیس اور عام فہم پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ ہر محل پر قرآنی کلمات و آیات مع حوالہ جات بطورِ مثال کافی درج ہیں۔ نتیجہ یہ کہ قرآن کریم کے اکثر نازک اور دقیق مقامات بخوبی ذہن نشیں ہو جاتے ہیں اور پڑھنے میں غلطی کا احتمال باقی نہیں رہتا۔ اصول قرأت سے واقف ہونیکے بعد تلاوت میں کچھ اور ہی لطف آتا ہے اور امر حق کا راز کھلتا ہے ورتل القراٰن ترتیلا $\left(\frac{13}{29}\right)$

یوں تو ماشاء اللہ فنِ قرأت میں متعدد اردو رسالے موجود ہیں لیکن اپنی ترتیب اور تفہیم کے لحاظ سے یہ رسالہ بھی قابل دید ہے۔ قاریوں کو، حافظوں کو، پیش اماموں کو، عربی کے طلباء کو، عام قرآن خوانوں کو اس کا مطالعہ بہت مفید ہوگا۔ حجم (۱۷۵) صفحات قیمت عہ۔ مکتبہ ابراہیمیہ حیدرآباد دکن سے مل سکتا ہے۔

۳۱۔ **حزبُ اللہ**۔ کچھ مدت سے بالخصوص تقسیم ہند اور تحویلِ حکومت کے بعد سنہ ۱۹۴۷ء سے اسلام پر اور مسلمانوں پر ملک ملک تمام عالم میں جو سخت دور گزر رہا ہے اور آئندہ کے واسطے جو قرائن قوی معلوم ہوتے ہیں۔ قرآن کریم کی روشنی میں یہ جملہ امور بخوبی واضح کئے گئے ہیں۔

اس سلسلے میں آیاتِ قرآنی کی ایک حزب بھی مرتب کیگئی ہے۔ جو معنوی اعتبار سے حالاتِ زمانہ پر حد درجے منطبق ہوتی ہے اور بطور ورد پڑھنے کے لئے بہت مناسب حال ہے گویا وظیفوں کا خاص مجموعہ ہے۔

غرضکہ یہ کتاب تمامتر قرآن پر مبنی ہے جس میں تقریباً دو سو متفاستہ مع حوالجات درج ہیں۔ دینی سیاسیات میں اپنے قسم کی نئی تالیف ہے۔ بغرض فلاح المسلمین پہلا ایڈیشن بلا قیمت بطورِ ہدیہ تقسیم ہو رہا ہے۔ جو قریب الختم ہے۔ دوسرا ایڈیشن غالباً قیمتاً شایع

ہوگا۔ حجم (۶۰) صفحات۔

(۴) **مالک الملک مسلمانوں پر اسلام پر**۔ جو ملک ملک حربہ ہو رہا ہے۔ نرغہ ہو رہا ہے اپنی حفاظت کا اور مدافعت کا بموجب ایمان کیا انتظام کیا جائے سابقہ رسالہ حزب اللہ میں اس امر کو واضح کیا گیا ہے۔ تاکہ فساد کا خاتمہ ہو۔ حق کی فتح ہو۔

لیکن اسلامی حکومت کے کیا اصول ہیں۔ خود مسلمانوں پر اپنی حکومت میں دوسروں کی حفاظت اور دوسروں کی صیانت کے متعلق کیا ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں اسلامی حکومت میں **امانت و دیانت** کی کیسی تاکید ہے رعایا کے ساتھ عدل واحسان کے کیا احکام ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں اکابر ملت نے اسلامی **امن و امان** اور رواداری کا کیا معیار قائم کیا۔ جسکی بدولت غیر بھی اسلامی حکومت کے گرویدہ ہو گئے اور جسکی نظیر کسی قوم کی تاریخ میں نظر نہیں آتی۔ یہ دوسری بحث ہی جو بعنوان "مالک الملک" آیندہ جداگانہ پیش کیجا رہی ہے (تحت تالیف)۔

(۵) **محراب العبادات**۔ اللہ کی حمد کرنا اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا۔ اللہ کا ذکر کرنا۔ اللہ سے دعا کرنا۔ اللہ سے استعانت کرنا۔ غرضکہ اللہ کی عبادت کرنا۔ قرآن مجید اور حدیث شریف میں بکثرت ہدایات و تعلیمات موجود ہیں۔ پھر اولیاء اللہ نے بھی اپنے اپنے ربط اور ذوق کے مطابق اوراد و اذکار اور وظائف و احزاب ترکیب دئے۔

جن کا دینی ادب میں وافر ذخیرہ موجود ہے۔ لیکن زمانہ کی غفلت و بے اعتنائی سے وہ روز بروز فراموش اور کمیاب ہو رہا ہے۔ چنانچہ وسیع مطالعہ کے بعد ایک منتخب مجموعہ مربوط و مبسوط ترتیب دیا گیا۔ جس میں عبادت کے مذکورہ بالا پہلو جمع کئے گئے۔ بفضلہ ناچیز مؤلف کو بھی اوراد و اذکار میں بہت سی ترکیبوں کی توفیق عطا ہوئی۔ تالیف قریب تکمیل ہے۔ وقت پر اشاعت ہوگی۔ انشاء اللہ

(۶) **مشکوٰۃ الصلوات**۔ ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما (۴/۲۲) حضور انور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں جو صلوٰۃ و سلام احادیث میں موجود ہیں اور جو صلوٰۃ و سلام علماء عظام اور اولیاء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کئے ہیں وہ اسلامی معارف اور عربی ادب کا بہترین سرمایہ ہیں گویا ورفعنا لک ذکرک (۱۹/۳۰) کی الہامی تفاسیر ہیں وانک لعلی خلق عظیم (۳/۲۹) کی معنوی تصاویر ہیں۔ ان کے مطالعہ سے حضرت رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی عظمت اور محبت دل میں پیدا ہوتی ہے ان کے ورد سے ماشاء اللہ نسبت محمدی کا فیضان جاری ہوتا ہے اور دین کی نعمتوں کا دروازہ کھلتا ہے۔

یہ بے بہا ذخیرہ بعض قدیم مجموعوں مثلاً دلائل الخیرات وغیرہ
میں فراہم ہوا تاہم اس کا بہت سا حصہ متفرق رہ گیا بفضلِ الٰہی
ایک جدید مجموعہ تیار ہوا ہے جو سابقہ مجموعوں پر حاوی ہے اور جس میں
اکابر دین کے اکثر درود شریف بڑی تجسس اور تحقیق سے بہ ترتیب خاص
جمع کئے ہیں۔ بڑی خوبی یہ کہ نبوت کے متعلق قرآن کریم کی بہت سی
آیات صلوٰۃ کی شکل میں ترتیب دی ہیں جن سے شان نبوی بخوبی واضح
ہو جاتی ہے غالباً اب تک صلوٰۃ وسلام کا کوئی مجموعہ اسقدر جامع اور
منتخب شایع نہیں ہوا۔ فدائیان رسول کے لئے بڑی نعمت ہے۔
ابتداءً کئی اڈیشن ہندوستان میں ہاتھوں ہاتھ نکل گئے اور
ساتھ ہی عربی و اسلامی ممالک میں بھی مانگ بڑھی لیکن اڈیشن لیتھو
میں طبع ہوتے رہے اور دیگر ممالک میں ٹائپ کی طباعت رائج ہے۔
بنا براں یہ نیا اڈیشن (پنجم) عربی ٹائپ میں بطرز جدید نہایت پاکیزہ
دیدہ زیب طبع ہوا ہے۔ اور اکثر عربی و اسلامی ممالک میں شایع ہو رہا
ہے۔ چنانچہ اس ضرورت سے اسکی اشاعت کا ایک مرکز مصر میں
قاہرہ قرار پا رہا ہے۔ چین و آفریقہ میں بھی اسکی اشاعت زیادہ ہے
فی الحال تاج کمپنی لاہور سے شرف الدین صاحب تاجر کتب (محمد علی
روڈ) بمبئی سے اور خود مؤلف سے حیدرآباد میں یہ مجموعہ مل سکتا ہے۔
حجم (۱۵۰) صفحات قیمت دو روپے عطا۔

(۷) **تحفۂ محمدی** ۔ اس میں عربی سلام اور فارسی اردو نعتوں کا عجیب پُراثر انتخاب درج ہے کہ ع
جو روح کو گرما دے اور قلب کو تڑپا دے
یہ قابلِ دید مجموعہ ہے ۔ مرد، عورت، بوڑھے، بچے، جوان، خاص و عام سب مسلمانوں کے واسطے حُبِ محمدی کا بہترین سرمایہ ہے ۔ میلاد مبارک کا بہترین تحفہ ہے ۔ ایمانی لذات اور روحانی تفریحات کا بہترین توشہ ہے ۔ کئی اڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گئے ۔ تازہ اڈیشن تاج کمپنی لاہور کے زیرِ اہتمام شایع ہوا ہے ۔ قابل دید ہے ۔ مکمل سٹ (۴ جلد) مجموعی حجم تقریباً (۲۰۰) صفحات ۔

(۸) **معروضہ** ۔ خود الیاس برنی کے کلام کا مجموعہ جس میں معرفت ۔ نعت ۔ منقبت اور فطرت ان چار عنوانوں کے تحت جملہ (۹۰) نظمیں درج ہیں ۔ انکے علاوہ شروع میں ایک گزارش اور دو مقدمے بھی شریک ہیں ۔ حجم (۱۳۰) صفحات قیمت عہ ۔ مکتبہ ابراہیمیہ آبد روڈ یا بیت السلام سیف آباد سے حیدر آباد میں مل سکتا ہے ۔

(۹) **ہدایت الاسلام** ۔ تمدن حاضرہ کی بدولت جوں جوں معاشی اور سیاسی مصروفیتیں بڑھ رہی ہیں، دین کی ضروری معلومات حاصل کرنیکا موقع کم ملتا ہے ۔ چنانچہ یہ واقعہ ہے کہ عام طور پر جدید تعلیم یافتہ حضرات شعائرِ اسلام سے اس درجہ ناواقف ہیں کہ کسی عبادت یا مذہبی تقریب

میں کبھی شرکت کا موقع آتا ہے تو ظاہری تقلید بھی انکے واسطے دشوار ہوجاتی ہے لامحالہ دل میں ندامت ہوتی ہے، جگ ہنسائی ہوتی ہے۔

اسی تعلیم یافتہ طبقہ کی خاطر ایک مختصر اور مستند مجموعہ ترتیب دیا ہے اس میں عبادات اور تقریبات کے تمام ضروریات ادعیہ وغیرہ جن سے روزمرہ سابقہ پڑتا ہے یا پڑسکتا ہے یہ ترتیبِ خاص جمع ہیں۔ عربی متن کے ساتھ اردو ترجمہ بھی درج ہے۔ انکے مطالعہ کے بعد اسلامی عبادات اور اسلامی اخلاق و آداب سے بخوبی واقفیت ہوجاتی ہے کسی موقع پر حیرانی و پریشانی کا احتمال باقی نہیں رہتا جدید تعلیم یافتہ مسلمانوں کو اس مجموعہ کی بالخصوص ضرورت ہے (زیر تالیف)۔

(۱۰) **فتوح الحکم** - یہ ایک جدید تالیف ہے۔ قطب الربانی غوث الصمدانی محبوب سبحانی غوث الاعظم سید عبدالقادر محی الدین جیلانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ارشادات فتوح الغیب میں اور خطبات فتح الربانی میں مرتب اور محفوظ ہیں لیکن انکے علاوہ بھی حضرت کے ارشادات و خطبات کا بے بہا ذخیرہ کئی معتبر کتب میں موجود ہے۔ انشاء اللہ العزیز یہ نعمت خاص اہتمام سے مومنین کے واسطے عنقریب مہیا ہوجائیگی۔ تالیف تقریباً مکمل ہوچکی۔ طباعت باقی ہے۔

(۱۱) **فتوحاتِ قادریہ** - حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے تمام اذکار و اوراد ادعیہ اور وظائف خاص تحقیق سے فراہم کئے ہیں

سلوکِ قادریہ کا اصلی مرقع ہے ۔ طالبین کے واسطے بڑی نعمت ہے
یہ مجموعہ خاص اہتمام سے طبع ہوکر شایع ہوگا ۔ انشاء اللہ ۔

(۱۲) **سلطان مبین** ۔ حضرت غوث اعظم سید عبدالقادر محی الدین جیلانی رضی اللہ عنہ کی حیات بابرکات خاص تحقیق کے ساتھ اس انداز سے مرتب ہورہی ہے کہ ظاہری اور باطنی سراپا پیش نظر ہوکر زبان اور دل بیساختہ پکار اٹھتے ہیں ؎

زفرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم
کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا اینجاست

(زیر تالیف)

(۱۳) **مکاتیب المعارف** ۔ مرشدی و مولائی حضرت محترم الحاج مولٰنا شاہ محمد حسین قبلہ چشتی القادری قدس سرہٗ کے مکتوبات شریف کا مجموعہ جس میں حقائق قرآنی اور تعلیم ربانی کا عجیب مرقع پیش نظر ہوجاتا ہے ۔ ایمان و اعتصام کی عظمت دل میں بیٹھتی ہے اہل ایمان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں ۔ عجیب فیوض و برکات ہیں ماشاء اللہ طبع ثانی باقی ہے ۔

(۱۴) **صراط الحمید** (جلد اول) یعنی **سفرنامہ مقامات مقدسہ** عراق، شام، فلسطین و حجاز، ان چاروں اسلامی ممالک کے گوناگوں چشم دید حالات، نہایت دلچسپ مفید معلومات، سیر و سفر کے مفصل ہدایات غرضکہ سیاحت کے تمام ضروریات بالتفصیل مذکور ہیں ۔

اکثر مقدس مقامات مثلاً بغداد شریف، کربلائے معلی، نجف اشرف،

کاظمین شریفین، سامرہ شریف، دمشق، بیت المقدس، بیت اللحم، خلیل الرحمٰن، ان سب مقامات کے متبرک زیارات و روایات۔ اولیائے کرام کے علمی فتوحات سب کچھ بہ تفصیل مذکور ہیں۔ سب سے بڑھ کر مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے ذوقی مشاہدات، ایمانی احساسات، بارگاہِ نبوی کے انوار و برکات۔ فیوض و انعاماتِ بیت اللہ شریف کی دینی تحقیقات۔ معارف قرآنی کے نکات یہ سب اشارات قابلِ دید ہیں۔

حج کے سفرناموں میں بڑی چیز حج کے احکام و مسائل ہیں جنکو اصطلاحاً مناسکِ حج کہتے ہیں لیکن انکی اکثر کمی نظر آتی ہے۔ عام خیال ہے کہ یہ احکام و مسائل فی الجملہ سادہ مختصر ہونگے جو یونہی ذہن نشین ہو جائینگے لیکن فی الواقع یہ احکام و مسائل کافی دقیق و وسیع ہیں کافی توجہ اور تفہیم کے طالب ہیں۔ ورنہ غفلت و کوتاہی سے خود حج میں خامی اور فتور کا احتمال ہوتا ہے۔ چنانچہ فریضہ حج کے تمام تفصیلات خاص اہتمام سے درج ہیں یعنی احکام و مسائل، طور و طریق ادعیہ و صلوٰۃ بہ ترتیب و تفہیم خاص، کہ پھر کچھ دریافت کرنے کی ضرورت نہ رہے اور حج تمام و کمال بہ حسن و خوبی ادا ہو جائے۔ ماشاء اللہ۔

سفرنامہ میں جابجا قرآنی معارف اور ایمانی نکات، وہبی واردات روابط قلبی کے نازک اشارات، عبارت کی لطافت گویا آبحیات کہ پڑھ کر ایمان تازہ ہوتا ہے۔ دل کو عقیدت و محبت کا مزہ ملتا ہے۔

مزید براں خاص خاص زیارات کی ایک درجن عکسی تصویرات کہ شنید میں دید کا لطف آجائے گویا آنکھوں میں نقشہ پھر جائے۔

ضمنی طور پر بمبئی، کراچی، بصرہ، حلب، حمص، حما، بیروت، حیفہ، قنطرہ، سویز، ینبوع، جدہ اور کامران۔ اِن مقامات کا بھی ضروری حال درج ہے اور مسافروں کو جہاں جو جو صورتیں پیش آتی ہیں وہ بھی واضح کردی ہیں کہ وقت پر حیرانی و پریشانی نہ ہو، ناواقفیت سے کچھ زیر باری نہ ہو۔

خلاصہ یہ کہ عامتہ المومنین اور بالخصوص حجاج و زائرین کے واسطے یہ سفرنامہ واقعی بڑی نعمت ہے گھر بیٹھے زیارت کا لطف آتا ہے۔ سفر میں نہایت ہمدرد رفیق اور واقف کار معلم کا کام دیتا ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے پھر کسی کی محتاجی نہیں رہتی۔ پہلا اڈیشن نایاب ہو چلا تھا۔ دوسرا اڈیشن نظر ثانی اور اضافہ مضامین کے ساتھ شائع ہوا ہے قیمت صرف تین روپے۔ الناظر بک ایجنسی لکھنؤ سے مل سکتا ہے۔

(۱۵) **صراط الحمید (جلد دوم)** پہلی مرتبہ ۱۳۴۵ھ میں حج و زیارات کا شرف حاصل ہوا تو پہلا سفرنامہ صراط الحمید جلد اول میں شائع ہوا۔ چنانچہ نظر ثانی ہو کر اضافہ مضامین کے ساتھ اس کا دوسرا اڈیشن بھی شایع ہو گا۔

۱۳۵۱ھ میں دوسری مرتبہ حج و زیارت کی سعادت حاصل ہوئی حرمین شریفین میں حاضری نصیب ہوئی۔ تو دوسرا سفرنامہ تحریر میں آیا۔

جو صراط الحمید جلد دوم میں شائع ہوا۔ یہ سفرنامہ پہلے سفرنامہ سے بالکل جداگانہ حیثیت رکھتا ہے۔ عنوانات جدا۔ بیانات جدا۔ اسمیں مکہ معظمہ مدینہ منورہ کے احوال بالخصوص اور حجاز کے معاملات بالعموم تفصیل سے درج ہیں ضمناً بہت سے واقعات بیان میں آگئے ہیں جو کافی دلچسپ ہیں۔ ان میں بعض خاص طور سے اہم ہیں اور نادر ہیں غرضکہ صراط الحمید جلد دوم کا بھی خاص رنگ ہے۔ جلد اول کے بعد جلد دوم پڑھنے سے لطف دوبالا ہو جاتا ہے۔ جلد دوم میں حرمین شریفین کے فوٹو بھی شامل ہیں قیمت صرف دو روپیہ۔ یہ سفرنامہ بھی الناظر بک ایجنسی لکھنؤ سے مل سکتا ہے۔

(۱۶) **قادیانی مذہب** ۔ یہ کتاب قادیانیت کا علمی محاسبہ ہے۔ قادیانی تحریک کا مرقع ہے جس سے اس تحریک کی ابتدا۔ عروج زوال اور خاتمہ کا نقشہ پیش نظر ہو جاتا ہے۔ قادیانیت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی اور دیگر قادیانی اکابر کے ذاتی حالات۔ قادیانیت کے عقائد اور قادیانوں کے اعمال بیس فصلوں کے تحت بہ ترتیب نہایت شرح و بسط سے پیش کئے ہیں۔ لطف یہ کہ کل مضامین خود قادیانی کتابوں سے اقتباساً لیکر مع حوالہ درج کئے ہیں۔ اس تالیف میں تقریباً سوا سو قادیانی کتابیں شامل ہیں جن میں پچاس سے زیادہ خود مرزا صاحب کی اور بقیہ قادیانی اکابر کی تصنیف و تالیف ہیں۔ کتاب اپنی سند اور جامعیت کے سبب

قادیانیت کی قاموس مانی جاتی ہے۔

پانچواں اڈیشن تقطیع کلاں کے بارہ سو (۱۲۰۰) صفحات پر شایع ہوا تھا جو ہاتھوں ہاتھ نکل گیا۔ چھٹا اڈیشن زیر نظر ثانی ہے۔ مزید اضافۂ مضامین کے ساتھ تخمیناً سولہ سو (۱۶۰۰) صفحات پر دو جلدوں میں حتی الامکان جلد شایع ہوگا۔ مزید براں اسکا ایک عربی اڈیشن بھی بطور خلاصہ تخمیناً (۴۰۰) صفحات میں عنقریب قاہرہ (مصر) سے شایع ہوگا انشاءاللہ۔

(۱۷) **قادیانی قول و فعل**۔ قادیانوں کے عقائد کیا ہیں۔ اعمال کیا ہیں منصوبے کیا ہیں۔ تدابیر کیا ہیں۔ تاویلات کیا ہیں۔ عذرات کیا ہیں۔ نتائج کیا ہیں۔ آثار کیا ہیں۔ جملہ امور قادیانی بیانات سے واضح کئے ہیں یہ گویا قادیانی مذہب کا خلاصہ ہے۔ پہلا اڈیشن حجم (۴۰۰) صفحات ہاتھوں ہاتھ نکل گیا۔ جدید اڈیشن اضافۂ مضامین کے ساتھ حتی الامکان جلد شایع ہوگا۔ انشاءاللہ۔

(۱۸) اسلام۔ (بزبان انگریزی) جس دین کا نام اسلام ہے۔ اسکا کیا پیام ہے۔ کائنات کا کیونکر قیام ہے۔ انسان کا کیا مقام ہے عروج کا کیا انجام ہے۔ غرض کہ کائنات اور انسان کی بابت حقائق و معارف بہ ترتیب خاص آیات قرآنی کے ذریعہ سہل پیرایہ میں بیان ہوئے ہیں کہ خود بخود دلنشیں ہو جاتے ہیں۔ تحقیق کے طالب تشفی پاتے ہیں۔ یہ رسالہ سیرت کمیٹی پٹی۔ ضلع لاہور کی فرمایش پر تیار ہو کر شایع ہوا تھا۔ جدید اڈیشن

مسٹر محمد مکی کے اہتمام سے ڈربن (صوبہ نٹال) جنوبی افریقہ میں شایع ہوا ہے۔

(ب) شعبۂ ادبیات

سلسلۂ منتخبات نظم اُردو

(۱۲ جلدیں)

مروجہ غزلیات کی کثرت سے عموماً یہ خیال پھیل گیا ہے کہ اردو شاعری کی ساری کائنات محض حسن وعشق اور گل وبلبل کی پارینہ داستان ہے مگر تحقیق سے ثابت ہوا کہ اردو میں بھی ہر رنگ کی بہتر سے بہتر نظمیں موجود ہیں۔ البتہ وہ ابتک منتشر اور غیر معروف تھیں۔ چنانچہ موجودہ انتخاب سے اسکی پوری تصدیق ہوتی ہے۔ اردو کے تقریباً دوسو قدیم وجدید نامور شعراء کا بہترین کلام نہایت عجیب وغریب ترتیب کے ساتھ بارہ مستقل جلدوں میں پیش کیا گیا ہے جسکو دیکھ کر اردو شاعری کی وسعت ورفعت پر حیرت ومسرت ہوتی ہے۔ دوسری زبانوں میں اس سلسلہ کی کوئی نظیر نہیں ملتی ادبِ اردو کا عجیب الغریب اور نادر تحفہ ہے جس کی بڑے بڑے ادیب اور نقادِ سخن نے داد بلکہ مبارکباد دی ہیں۔ اردو خواں حلقوں میں اس سلسلہ کی دھوم مچ گئی اور اس کی مقبولیت روز افزوں ہے۔ الحمد للہ۔

پہلا سٹ
معارف ملت

جلد اول متعلق دینیات یعنی حمد، نعت، مناجات اور معرفت کی نظمیں جن میں دین و ایمان کی خوشبو مہکتی ہے۔ صاحب دلوں اور عاشقان رسول کے واسطے بڑی نعمت ہے۔

جلد دوم متعلق اسلامیات یعنی اسلام اور مسلمانوں کے ماضی اور مستقبل کی تفسیریں اور تصویریں جو روح کو گرماتی اور قلب کو تڑپاتی ہیں خاص کر واقعہ کربلا کے (۵۱) جگر دوز نشتر لذت شہادت تازہ کر دیتے ہیں اسلامی مدارس کے لئے بہت موزوں ہے۔

جلد سوم متعلق قومیات یعنی ہندوستان کی متحدہ قومیت کے متعلق درد مند اور وطن پرست شاعروں کا دل پذیر کلام جو عبرت سکھاتا اور غیرت دلاتا ہے اس جلد میں چند شہر آشوب بھی قابل دید ہیں۔ قومی مدارس کے واسطے بہت موزوں ہے۔

جلد چہارم متعلق اخلاقیات یعنی اردو شاعری میں اخلاق و حکمت کے جو انمول موتی جواہر بکھرے پڑے تھے اور جو بہترین قومی سرمایہ ہیں۔ فراہم کر دیے گئے ہیں۔ یہ جلد لڑکوں اور لڑکیوں کے واسطے قابل قدر تحفہ ہے۔ تمام مدارس کے لئے یکساں مفید ہے۔

دوسرا سٹ
جذبات فطرت

جلد اول ۔ اردو شاعری کے قافلہ سالار یعنی میر تقی میر اور مرزا رفیع سودا کے کلام کا مربوط اور جامع انتخاب ۔ یہ کتاب کالج کی اعلیٰ جماعتوں میں درس کے قابل ہے ۔

جلد دوم ۔ اردو کے مایۂ ناز شاعر غالب اور ان کے خاص ہمعصر یا خاص ہمرنگ شعرا ذوق، ظفر اور حسرت موہانی کے کلام کا انتخاب یہ کتاب بھی اعلیٰ جماعتوں کے درس کے قابل ہے ۔

جلد سوم ۔ تقریباً تیس قدیم مستند اور باکمال شعراء کے کلام کا اعلیٰ انتخاب جو اپنی قدامت اور جامعیت کے لحاظ سے قابل دید ہے ۔

جلد چہارم ۔ تقریباً ساٹھ جدید مشہور و مقبول شعراء کے کلام کا دلکش انتخاب ۔ شاعری کے جدید دور کا اس سے خوب اندازہ ہوسکتا ہے ۔

تیسرا سٹ
مناظر قدرت

جلد اول متعلق اوقات یعنی صبح، شام، دن، رات، دھوپ،

چاندنی، موسم گرما، سرما، برسات اور بہار کے دلکش مناظر نظموں میں اس خوبی سے عکس فگن ہیں کہ انکو دیکھ کر طبیعت وجد کرنے لگتی ہے۔ نیچر پرستوں کے لئے یہ جلد قدرت کی دلفریبیوں کا بہترین مرقع ہے۔

جلد دوم متعلق مقامات یعنی آسمان، زمین، پہاڑ، جنگل، میدان، دریا، کھیت، باغات، شہر اور عمارات۔ شاعروں نے ان سب کی ایسی تصویریں کھینچی ہیں کہ نظمیں پڑھتے وقت گویا ہم آنکھوں سے ان کی سیر کر رہے ہیں۔

جلد سوم متعلق نباتات وحیوانات یعنی پھول پھل۔ کیڑے پتنگے۔ تتلیاں۔ چڑیاں، پرندے، چرندے، چوپائے اور متفرق جانور وغیرہ ان سب کے متعلق نظمیں پڑھنے سے اندازہ ہو سکے گا کہ اردو شاعروں نے اشیاء قدرت کا کس حد تک مطالعہ کیا ہے اور مشاہدات میں کہاں تک جان ڈالی ہے۔

جلد چہارم متعلق عمرانیات یعنی ہندوستان کے تمدن، رسم ورواج عید تہوار، غمی، شادی، میلے ٹھیلے، صحبتیں، جلسے، کھیل، تماشے، وضع لباس، صورت شکل، ہنسی مذاق، بزم اور رزم سب طرح کے حالات پیش نظر ہو کر دل کو بے چین کرتے ہیں۔ مناظر قدرت کی چاروں جلدیں زنانہ مدارس کے واسطے خاصکر بہت موزوں ہیں۔

غرضکہ یہ سلسلہ شعر وسخن کا عجیب دلکش انتخاب ہے۔ شریف

اور مہذب گھرانوں میں لڑکوں، لڑکیوں، مردوں، بیبیوں اور بڑے بوڑھوں کی خوش وقتی اور تفریح کے لئے اس کے مطالعہ سے بہتر کوئی مشغلہ ملنا مشکل ہے شائد ہی کوئی علم دوست گھر اس سلسلے سے محروم رہنا گوارا کر سکے - حجم فی سٹ تقریباً (۵۰۰) صفحات جملہ (۱۵۰۰) صفحات

سلسلۂ منتخبات نظم اردو کی اشاعت مکتبۂ جامعہ ملیہ دہلی کے تفویض ہو گئی ہے - اس سلسلہ کی کتابیں وہیں سے ملتی ہیں -

(۳۱) **جواہر سخن** - فارسی شاعری کا بہترین کلام ایک جدید اصول پر زیر ترتیب ہے - انشاء اللہ بہت دلکش اور دلپذیر ہوگی -

(۳۲-۳۴) **اردو ہندی رسم الخط** - اردو ہندی حروف کا فنی مقابلہ کیا گیا ہے - بلحاظ تلفظ - بلحاظ شکل - اور بلحاظ ترکیب - جس سے واضح ہوتا ہے کہ فنی اعتبارات سے اردو حروف کو ہندی حروف پر گوناگوں فوقیت حاصل ہے - ہر پہلو کو مثالوں سے بخوبی واضح کیا گیا ہے - پہلا اڈیشن بلا قیمت تقسیم ہو رہا ہے - دوسرا اڈیشن بعد نظر ثانی باضافۂ مضامین غالباً قیمتاً شایع ہوگا - حجم سو (۱۰۰) صفحات

اس رسالہ کے ہندی اور انگریزی اڈیشن بھی پیش نظر ہیں - جو بعنوان **اردو ہندی لپی** - و - **اردو ہندی اسکرپٹ** متعاقب شایع ہوں گے -

(ج) شعبۂ معاشیات

(۳۵) علم المعیشت ۔ جدید مغربی اکنامکس میں اردو پر سب سے پہلی نہایت مستند اور جامع کتاب ہے مشکل سے مشکل معاشی اصول مسایل کو ایسے سلیس اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کیا ہے کہ کتاب کے مطالعہ سے نہ صرف نئے نئے مضامین بخوبی ذہن نشیں ہوتے ہیں بلکہ خاصی دماغی تفریح حاصل ہوتی ہے ۔ خوبیٔ مضامین کی بدولت ہندوستان کے ہر حصے میں یہ کتاب ہاتھوں ہاتھ فروخت ہورہی ہے ۔ لطف یہ ہے کہ ہندوستانی یونیورسٹیوں میں اکنامکس کے متعلم بیسیوں ضخیم انگریزی کتابوں کے ہوتے ہوئے اسکو بہت شوق سے پڑھتے ہیں اور فائدہ اٹھاتے ہیں ۔ ڈاکٹر سر محمد اقبال علیہ الرحمۃ جو خود بھی معاشیات کے عالم تھے تحریر فرماتے ہیں :۔

"آپ کی کتاب علم المعیشت اردو زبان پر ایک احسان عظیم ہے اور مجھے یہ کہنے میں ذرا بھی تامل نہیں ہے کہ اکنامکس پر اردو میں یہ سب سے پہلی کتاب ہے اور ہر لحاظ سے مکمل ۔"

بسلسلۂ مطبوعات انجمن ترقی اردو (کراچی) تیسرا اڈیشن بنظر ثانی شایع ہوا ہے ۔ حجم تقریباً (۸۰۰) صفحے ۔

(۳۶) اصول معاشیات ۔ پہلی کتاب علم المعیشت عام و خاص قارئین کے واسطے نہایت سہل اور سلیس پیرایہ میں لکھی گیٔ لیکن خاص طلبہ کے واسطے کسیقدر دقیق اور دشوار مباحث کی ضرورت تھی ۔ چنانچہ

مضامین میں کافی ردوبدل اور تخفیف واضافہ کرکے یہ جداگانہ نصابی کتاب تیار کی گئی دارالترجمہ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن سے شایع ہوئی۔ خوشنما جلد تقطیع کلاں حجم (۶۰۰) صفحے۔

(۳۷) **معیشت الہند**۔ ہندوستان کے گوناگوں معاشی حالات جن کا جاننا ملک کی اصلاح وترقی کے واسطے آجکل ازحد ضروری ہے کافی تحقیق اورتنقید کے بعد بہت سلیس اوردلچسپ طرزپر علمی پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ علم المعیشت اوراصول معاشیات میں جو نظری مسائل بیان ہوئے ہیں اس کتاب کے ذریعہ سے ان کا ہندوستان میں عملدرآمد دکھایا گیا ہے خاص کر زر (کرنسی) بنک اورتجارت خارجہ جیسے اہم مباحث قابل دید ہیں۔ یہ بھی بلامبالغہ اردوزبان میں اپنی قسم کی پہلی جامع اورمستند کتاب ہے۔ مدت سے شایقین کو انتظار تھا۔ الحمدللہ کہ دارالترجمہ جامعہ عثمانیہ سے شائع ہوگئی ہے۔ خوشنما جلد تقطیع کلاں حجم تقریباً (۸۵۰) صفحے۔

(۳۸) **مالیات**۔ پبلک فینانس پر اردو میں سب سے پہلی جامع اور مستند کتاب ہے۔ مہذب اور ترقی یافتہ سلطنتوں میں آمدنی کے کیا کیا ذرائع اورخرچ کی کیا کیا مدیں ہیں محاصل اورمخارج کا انتظام کس نہج پر قائم ہے سلطنتوں کی مالی ترقی اورمرفہ الحالی کے کیا اسباب ہیں اور انکا کیونکر عملدرآمد ہوتا ہے۔ یہ تمام دقیق اوراہم مباحث نہایت سلیس اور

دلچسپ طرز پر علمی پیرایہ میں بیان کئے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ ہندوستان کے مالی نظام کو بالتفصیل بطور مثال پیش کیا ہے اسکی تنقیح اور تنقید کی ہے۔ ہندوستان کے قومی رہبروں اور رئیسوں کو اس کتاب کا مطالعہ بہت مفید بلکہ از حد ضروری ہے (زیر تالیف)۔

(۳۹-۴۱) **مقدمۃ المعاشیات۔ معاشیات ہند اور برطانوی حکومت ہند** ۔ یہ انگریزی کتابوں کے ترجمے ہیں ۔ جو دارالترجمہ جامعہ عثمانیہ میں انجام پائے۔

الحمد للہ کہ حسب صراحت بالا چھوٹی بڑی (۴۱) کتابوں کے منجملہ جو تالیف یا ترجمہ ہوئیں یا ہورہی ہیں۔ دینیات' ادبیات اور معاشیات میں کل اکتیس (۳۱) کتابیں شائع ہوچکی ہیں جو باقی ہیں اللہ مالک ہے۔

ان کے سوا بھی تصنیف و تالیف میں بعض دیگر مذاہب ملت کے علمی کام نہایت اہم انجام پارہے ہیں لیکن کثرت کار کے سبب رفتار سست ہے۔ وقت آیا تو ان کا بھی متعاقب اعلان ہوگا۔ انشاء اللہ

مطبوعہ اعظم اسٹیم پریس حیدرآباد دکن